صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 22 جنوری 2010 بمطابق 6 صفر 1431 ہجری شام چار بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ o وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ o لَا
يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ o لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا
الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ o هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے کیا ذخیرہ بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی سب خبر ہے۔ اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے اللہ (کے احکام) سے بے پروائی کی سو اللہ تعالیٰ نے خود ان کی جان سے ان کو بے پروا بنا دیا یہی لوگ نافرمان ہیں۔ اہل نار اور اہل جنت باہم برابر نہیں جو اہل جنت ہیں وہ کامیاب لوگ ہیں (اور اہل نار ناکام ہیں)۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگوں کے (نفع کے) لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں۔ وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا وہی بڑا مہربان رحم والا ہے ۔

جناب سپیکر: فرنٹیئر لاء کالج پشاور کے جو سٹوڈنٹس آئے ہیں، میں پہلے ان کو ہمارے ہاؤس میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

سید قلب حسن: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر 'کوئسچنز آور' کے بعد کر لیں تو کسی کو گلہ نہیں ہوگا۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! ایک ضروری بات ہے جی۔

جناب سپیکر: چلیں، پہلے لیڈر آف دی اپوزیشن، اکرم خان درانی صاحب۔

کوہاٹ ٹنل کی بے وقت بندش

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ محترم سپیکر صاحب، ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈی آئی خان، لکی مروت، ٹانک، بنوں، کرک، کوہاٹ اور ہمارے نارتھ اور ساؤتھ کے جتنے بھی لوگ ہیں تو وہ مختلف ضروریات کیلئے روزانہ پشاور آتے ہیں اور چونکہ ابھی موجودہ حالات میں ہمارا کوہاٹ ٹنل ساڑھے تین بجے بند کر لیتے ہیں، پہلے تقریباً اس کو رات کے آٹھ بجے بند کرتے تھے اور اگر کسی مریض کے ساتھ جو لوگ یہاں آئے ہوتے تھے، وہ پھر واپس بھی جا سکتے تھے، کوئی کسی کام کیلئے آیا ہوتا تھا تو وہ بھی واپس جا سکتا تھا، ابھی جی اگر کوئی آدمی واپس جاتا ہے تو وہاں پر ٹنل سے آگے اس کیلئے رہائش کا کوئی بندوبست نہیں ہے، تو میں گورنمنٹ سے آپ کی وساطت سے یہی التجا کرونگا کہ چونکہ ٹنل پہلے بھی رات کو آٹھ بجے بند کرتے تھے اور اب دن کو بھی ساڑھے تین بجے بند کر دیتے ہیں، تو چونکہ یہ پورے جنوبی اضلاع کا مسئلہ ہے تو اس کو خصوصی طور پر اگر گورنمنٹ Seriously لے اور اس کو وہی آٹھ بجے بند کر دیا کرے کیونکہ میرے خیال میں آٹھ بجے تک کوئی مسئلہ بھی نہیں ہوتا ہے۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب! آپ اس پہ صرف ایک یا دو منٹ سے زیادہ نہ بولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بعد۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب! جو بات اکرم خان درانی صاحب نے کی ہے، یہی بات میں بھی کرنا چاہتا تھا کہ آخر یہ کیا مسئلہ ہے کہ دو سال ہو گئے ہیں، یہ روڈ چار بجے بند ہو جاتا ہے؟ گاڑیوں کی تین تین لائنیں سر، لگی ہوتی ہیں اور یہاں سے جو لوگ ڈیڑھ دو بجے واپس جاتے ہیں تو وہ وہاں پر چار بجے تک نہیں پہنچ سکتے، لہذا وہ واپس آ جاتے ہیں۔ سر، اس کے علاوہ مریض ہوتے ہیں، کوہاٹ، ہنگو، ڈی آئی خان اور بنوں سے جو لوگ آتے ہیں تو ان کیلئے بھی پرابلم ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ سر، ایک دوسرا بھی مسئلہ ہے، یہ تو درانی صاحب نے بات کر لی ہے۔ ہم جب ایم پی اے ہاسٹل سے اسمبلی واپس آتے ہیں تو سر، یہاں پر گورنر ہاؤس کے ساتھ ایک تو انہوں نے دیوار بنا دی ہے، اب ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ ہر جگہ انہوں نے دیواریں بنائی ہوئی ہیں تو ہم کس راستے سے آئیں؟ اس کے علاوہ وہاں پر انہوں نے پتھر رکھ دیئے ہیں اور جب ہم یو ٹرن کرتے ہیں تو وہاں پر انہوں نے پتھر رکھے ہوئے ہیں جس سے ٹریفک ہر وقت بلاک ہوتی ہے، تو مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے گورنر صاحب نے یہ آرڈر کئے ہونگے، ان کو کیا پرابلم ہے، ان پتھروں کو رکھنے میں کیا فلسفہ ہے؟ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میرا مسئلہ بھی اسی مسئلے کے ساتھ Related ہے، تو پہلے اگر آپ ان کو بات کرنے کی اجازت دے دیں، میرا مسئلہ دوسرا ہے، میں دو منٹ میں بات کرونگی۔ آپ پہلے ان کو ٹائم دے دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: آپ کو فلور دیا ہے، آپ بولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ان کا مسئلہ اس سے Related ہے۔۔۔۔،

(شور)

سید قلب حسن: سر! ہمیں پہلے جواب دے دیں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ مجھے کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میں تو قلندر لودھی صاحب کو کہہ رہی تھی کہ ان کا اسی سے Related ہے۔

سید محمد صابر شاہ: آپ آپس میں اتفاق کریں۔

جناب سپیکر: 'کونسچنز آور' کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا جناب سپیکر صاحب، اس دن بھی میں نے اس۔۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی غلط روایت ہم ڈال رہے ہیں لیکن میں کیا کروں آپ کی وجہ سے مجبور ہوں، آپ کا ہاؤس ہے، اس کا خیال رکھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! کبھی کبھی آپ مہربانی بھی کر دیتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، میں نے اس دن بھی ہاؤس میں یہ بات کی تھی اور آج چونکہ پھر چاروں طرف سے کالز آ رہی تھیں کہ آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ سرکاری ملازمین کی ان تنخواہوں کی طرف دلائی جائے جس کا پرائم منسٹر آف پاکستان اور وزیر خزانہ صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ یکم جنوری کو پے اینڈ پنشن کمیٹی کی رپورٹ پیش کر دیں گے اور پاکستان کے تمام ملازمین کی تنخواہیں بڑھ جائیں گی لیکن جناب سپیکر صاحب، پے اینڈ پنشن کمیٹی اس میں دیر کر رہی ہے، تو مہربانی کر کے اس ہاؤس سے اگر ایک قرارداد چلی جائے تو جناب سپیکر صاحب، بڑی مہربانی ہو گی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب پیر صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پوائنٹ آف آرڈر، جی۔ سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آج آپ سب رولز کے خلاف بول رہے ہیں، تو بس بولیں، آپ ہی کے کونسچنز ہیں، میں آج کونسچنز آور نہیں چلاؤنگا، بس آپ ہی بولیں۔ جی پیر صاحب، پیر صابر شاہ صاحب۔

گورنر ہاؤس جانے والی سڑک پر دیوار کی تعمیر سے آمد و رفت میں رکاوٹ

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! درانی صاحب نے بڑے اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی اور یہاں پہ بات بھی ہوئی کہ گورنر صاحب کے حکم پر راستوں میں بلاک رکھے ہوئے ہیں، تو میں ایک اور اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ جناب سپیکر، جب ہماری اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے اور اس کے اندر جس طرح آپ نے تمام سیاسی جماعتوں اور قائدین کو بٹھا کر اس بات پہ یہ فیصلہ کیا کہ جناب، اسمبلی کا اجلاس تو ہو گا لیکن ہم ایسی کوئی کارروائی نہیں کریں گے جس سے عوام الناس کو تکلیف ہو، جس میں ان کے راستے روکے جائیں اور میں آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور حکومت کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ کافی حد تک اس

چیز پہ ہمیں کامیابی ہوئی ہے کہ ہم نے عوام کا خیال رکھا اور آج اسمبلی کا اجلاس بھی ہو رہا ہے اور لوگوں کو بھی تکلیف نہیں ہو رہی ہے لیکن جناب سپیکر، میں ایک چیز پہ بڑا حیران ہوں کہ آپ کا جو شاہی مہمان خانہ ہے اور اس کے بالکل سامنے ایک سڑک جو کہ یہاں سے چیف منسٹر ہاؤس کی طرف جاتی ہے اور اسی سڑک سے اسمبلی کی طرف بھی ہم آتے تھے، آج جب میں آ رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ وہاں پر ایک بہت بڑی دیوار کھڑی کر کے اس راستے کو بند کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

ایک آواز: بارہ فٹ اونچی دیوار۔

سید محمد صابر شاہ: بارہ فٹ اونچی یا اٹھارہ فٹ اونچی ہو لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ معزز ایوان، اس کے باوجود کہ آج حکومت اگر چاہتی تو چاروں طرف سے صرف اس اسمبلی کے اجلاس کی خاطر اور اس ہاؤس کے اراکین کی حفاظت کی خاطر تمام راستوں کو بند کیا جا سکتا تھا لیکن یہاں پہ عوام کا خیال رکھا گیا لیکن میں اس بات پہ حیران ہوں کہ آج اس صوبے کے اندر جو گورنر بیٹھا ہوا ہے، آج وہ اس معزز ایوان کی تقلید کیوں نہیں کرتا؟ بلکہ اس نے چاروں طرف سے راستے بند کر کے اس صوبے کے عوام کو ایک مشکل سے دوچار کیا ہوا ہے۔ (تالیاں) تو میں اس معزز ایوان کی وساطت سے یہ چاہونگا کہ ہماری جو اسمبلی کے قواعد و ضوابط ہیں، وہ بھی یہ تقاضا کرتے ہیں کہ گورنر کو آ کر اسمبلی کے اندر، اس ہاؤس کو ایڈریس کرنا چاہیئے، آج تک اس تقاضے کو کسی نے پورا نہیں کیا اور دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آج تک یہ بات بھی نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ گورنر آئیں اور اس ہاؤس کے اندر اس بات کا جواب دیں کہ وہ کیوں اس صوبے کے عوام پہ راستے بند کر رہے ہیں؟ (تالیاں) کیوں لوگوں کو ایک مصیبت سے دوچار کر رہے ہیں؟ اور جناب سپیکر، ہماری بدبختی یہ ہے کہ گورنر ہاؤس تک پہنچنے کیلئے عوام کا ان سے رابطہ نہیں ہے۔ چونکہ مرکز سے یہ لوگ Impose ہوتے ہیں، یہ اوپر سے آتے ہیں اور پھر یہاں پہ وہ فیصلے کرتے ہیں جو عوامی مفادات کے خلاف ہوتے ہیں۔ تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں، آپ کی وساطت سے چیف منسٹر صاحب سے بھی کہتا ہوں، یہاں پہ چیف منسٹر نہیں ہیں لیکن سینیئر منسٹر یہاں پہ موجود ہیں کہ وہ اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں اور یہ جو بڑی بڑی دیواریں کھڑی کی جا رہی ہیں، ان دیواروں کو گرایا جائے اور عوام کو مسائل، مشکلات اور مزید مصیبت میں مبتلا نہ کریں۔ شکریہ، جناب۔

جناب سپیکر: بات ایسی ہے جی، آپ اگر Chapter IX میں رول 31 ذرا پڑھیں، "Time of questions.- Except as otherwise provided in these rules, the first

hour of every sitting, after the recitation from the Holy Quran and the swearing in of Member, if any, shall be available for asking and answering of questions"، تو آپ kindly تھوڑا سا رولز پہ چلیں، ایسی بات نہیں ہے، میں۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب، وہ جواب تو دے دیں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب میرے خیال میں 'کوئسچنز آور' کے بعد جی، یہ بے وقت بولے۔

(شور)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور'، ملک قاسم خان خٹک صاحب، کوئسچن نمبر 550۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب، موجود نہیں۔

قائد حزب اختلاف: اوس د جواب ورکړی، جناب۔

جناب سپیکر: نه، اوس نه شی کولے جی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو هم غلطه اوکړه، او دے به هم غلطه کوی۔ دوسرا سوال نمبر 555، جی ملک قاسم خان صاحب۔ موجود نہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس سوال میں ایک ضمنی کوئسچن کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کس پر جی؟

حاجی قلندر خان لودھی: 550 پر جی۔ (سوال کا متن ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں گورنمنٹ سے اور خصوصاً وزیر موصوف سے یہ Assurance چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں کئی دفعہ کیڈر پہ بات آئی ہے کہ 19 گریڈ اور 18 گریڈ کی سیٹیں ہمارے پاس خالی ہیں، پرنسپل کی سیٹ خالی ہے اور ہیڈ کی، ذمہ دار کی سیٹ خالی ہے، ادارے بالکل خالی سیٹوں سے چل رہے ہیں، یہ کب تک ان سیٹوں کو Fill کرنے کی پوزیشن میں ہیں اور اس میں کیا مشکلات درپیش ہیں؟

جناب سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبد الاکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے Already Question کو Over rule کر کے lapsed کی رولنگ دی ہے تو میرے خیال میں آپ کی رولنگ کے بعد اس پر سپلیمنٹری مشکل ہوتا ہے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! نہیں، آپ نے رولنگ دی اور آپ نے رولنگ کو Relax کیا میرے خیال میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب! ایم پی اے صاحب چه کومے مسئلے طرف ته توجه راواړوله، په ټوله صوبه کښے مونږ سره د هیډماسټرز، د هیډمسټریسز او د پرنسپلز پوسټونه خالی دی، بالکل مونږ په دے هاؤس کښے هم دا باور ورکړے وو، د هغے نه پس تر ډیره حده پورے مونږه هغه پوسټونه Fill کړی دی۔ سبا که خیر وی، زمونږه د ډیپارټمنټل پروموشن کمیټئ انشاء الله میټنګ دےاو مونږه امید لرو چه تر ډیره حده پورے اے سی آرز مونږ ته راغلی دی او دغه مسئله چه ده، د هغے سیټونو Fill کولو طرف ته مونږ عملاً روان یو او رفته رفته انشاء الله مونږه هغه سیټونه Fill کوؤ که خیر وی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب ملک قاسم خان خٹک صاحب۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: جناب سپیکرا دیکښے زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: دیکښے ؟

سید قلب حسن: جی سر۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب! دا ډیر اهم غوندے کوئسچن دے چونکه Mover چه نه وی، نو پکار نه ده چه مونږ پرے کوئسچن اوکړو خو دا اهم کوئسچن دے او دا به بیا ډیر وخت بعد راځی۔

جناب سپیکر: بسم اللہ جی، بسم اللہ۔

سید قلب حسن: دیکبنے ئے سر، دا لیکلی دی چه Contingency چه کوم ده، چه د بورډ چیئرمین ته د شپږو میاشتو اختیار شته، دیکبنے تاسو Back side page اوګورئ، هغه ټائم ختم شوے دے، زما کوئسچن دا دے منسټر صاحب، چه دا کوم ایمپلائیز دی، آیا They are still working or not? بس دغه کوئسچن دے، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما هم دیکبنے یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: چونکه د Six months چه کوم پیریډ دے نو هغه خو تیر شوے دے په دے کسانو باندے، آیا ګورنمنټ بیا د اپوائنمنټ د پاره دا Publicize کړی دی که نه دی کړی؟

جناب سپیکر: جی، نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، میرا کوئسچن ہے کہ Permanent post creation کا طریقہ کار ان کا کیا ہے اور اس میں کل کتنے ملازمین ہیں اور ایمرجنسی کی وجوہات انہوں نے نہیں بتائیں کہ کیا ایمرجنسی تھی، جس پر انہوں نے یہ تعینات کیے؟

جناب سپیکر: جی جناب خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ډیره مننه۔ سپیکر صاحب، دوئ دے جواب کبنے ریفرنس ورکړے دے د NWFP Board Intermediate Secondary Act No. such & such of 1990، دیکبنے دوئ وائی چه Create a temporary post, there is the provision of only one, a Department create only a single post او تاسو که دے سره دا Annexure اوګورئ، دے سره دے، نو تقریباً چوبیس پوسټونه ئے Create کړی دی او د دے Provision دا مطلب دے چه تاسو به ایمرجنسی کبنے کوئ، Exigency of service کبنے به کوئ۔ که فرض کړه په بورډ باندے کار زیات شو یا په یو ډیپارټمنټ باندے کار زیات شو او هغه چه کوم موجوده Existence staff دے، هغه نه شی کولے نو تهٔ به یو پوسټ Create کړے ورله، د دے دا پوسټونه، چوبیس پوسټونه دوئ Create کړل نو آیا دا د قانون Violation نه دے؟ دویمه خبره دا ده چه منسټر صاحب د دا هاؤس ته

اووائی چه دا ملازمین اوس هم کار کوی او که کار کوی نو آیا دا پوسټ بیا Extend شوے دے او که نه دے شوے ؟

جناب سپیکر: جی جناب سردار حسین بابک صاحب!

جناب محمد ظاهر شاه خان: زما هم یو ضمنی سوال وو پکښے۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللّٰه جی۔ (قهقهه)

جناب محمد ظاهر شاه خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ زما په شانګله کښے د ډی۔ای۔او او د اے۔ډی۔اوز پوسټونه خالی دی جی او خلق هم شته خو بابک صاحب ته ستاسو په ذریعه درخواست کوؤ چه دے دا پوسټونه ولے نه Fill کوی؟ تر اوسه پورے دا پوسټونه خالی دی جی۔

جناب سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب، منسٹر فار سیکنڈری ایجوکیشن، جی جواب دے دیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! تر کومه پورے چه د بورډ د چیئرمین د اختیار خبره ده، بالکل د بورډ چیئرمین سره دا اختیار شته چه Contingency بنیاد باندے د شپږو میاشتو د پاره هغه په عارضی توګه باندے ایمپلائیز ساتلے شی۔ شپږ میاشتے جی د دغه ایمپلائیز برابر شوے دی نو د هغے نه پس دغه ایمپلائیز دغلته اوس موجود نه دی۔ د هغے د پاره به زمونږ مختلف بورډونه، دا د کوهاټ بورډ ذکر شوے دے، هغوی به اوس ایډورټائز کوی دے کسانو د Permanent کولو د پاره یعنی New appointments چه به په کوم کوی نو اشتهار به ورکوی اخبار کښے او چه کله اشتهارورکړی نو Applicants به Apply کوئ او بیا به دغه Appointments په مستقل توګه باندے، په Permanent توګه باندے به انشاء اللّٰه دغه ایمپلائیز به برابریږی۔ خوشدل خان چه کومے خبرے طرف ته اشاره کړے ده، بالکل دا تاسو اوګورئ سپیکر صاحب، چه زمونږه په صوبه کښے اته بورډونه دی او دغه بورډونو سره کار چونکه ډیر زیات دے، لهذا دا د هغوی په Purview کښے ده، بالکل دا د هغوی Discretion دے، دا د هغوی اختیار دے چه داسے هغوی کولے شی، مطلب دا دے چه هغه ایمپلائیز هغوی ځان ته په عارضی توګه باندے د شپږو میاشتو د پاره اغستے شی، بهرحال که تاسو مناسب ګنړئ، ظاهر شاه صاحب هم سوال

اوکړو خو سپیکر صاحب، ستاسو ډیره ډیره مهربانی چه د ایجوکیشن خبره راشی نو تاسو رولز ډیر زیات Relax کړئ او هر چا له پکښے موقع ورکوئ، زهٔ خوشحالیږم په دے خبره باندے۔ (تالیاں) مونږه په ټوله صوبه کښے د ای۔ډی۔اوز انټرویوز اوکړل یا مو د ډی۔ای۔اوز اوکړل، د ډی۔ډی۔اوز مو اوکړل، د اے۔ډی۔اوز مو اوکړل، نو امید دے چه په ټوله صوبه کښے دا کوم پوسټونه خالی دی نو د هغوی د پاره مونږه انټرویوز کړی دی او زر تر زره به انشاء الله هغه سیټونه Fill کړو۔ مهربانی۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب! زهٔ یوه خبره کول غواړمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ډ سکشن ته لاړو جی 'کوئسچنز آور'۔۔۔۔

سید قلب حسن: گورئ جی، دا دوئ چه کومه۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږه، د دهٔ دا کوئسچن واخلو جی۔ قلب حسن صاحب کا مائیک آن کریں۔

سید قلب حسن: سر، دا کوئسچن تاسو اوگورئ، دیکښے یو جونیئر کلرک دے د مردان، تعلیم ئے دے ایف اے، آیا په کوهاټ کښے ایف اے تعلیم والا بل څوک نه وو چه دوئ د مردان نه ایمرجنسی کښے Contingency باندے دا سړے اغستے دے؟ او بله د منسټر په نوټس کښے دا راولمه چه دا کسان اوس هم هلته کار کوی، They are on the job.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر! جز (الف) میں وہ کہتے ہیں کہ یکم جولائی 2008 سے 15 فروری 2009، لیکن یہ جو آگے چل کر تاریخیں ہیں، اس میں تو مارچ کی بھی تاریخیں موجود ہیں، 18 فروری کی بھی موجود ہیں، 17 فروری کی بھی موجود ہیں، مل ملا کے کوئی دس بندے ایسے ہیں جو کہ اس کے بعد ہیں، تو یہ تو سر، مطلب ہے اپنا جوان کا Written statement ہے، اس کی بھی نفی کرتا ہے تو کیا اب تک یہ بھرتیاں جاری ہیں؟

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب، منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: In writing بھیج دیں جی، بس اب نوٹس آگیا۔ جناب محمد علی خان صاحب، سوال نمبر 589 جی۔

* 589 ۔ جناب محمد علی خان: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 12 مارچ 2007 سے سال 2009 تک تحصیل شبقدر کے بوائز و گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں ٹیچرز اور کلاس فور ملازمین بھرتی کیے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی شدہ ملازمین تاحال انہی سکولوں میں تعینات ہیں جہاں بھرتی کیے گئے تھے؛

(ج) اگر (ب) کا جواب نفی میں ہو تو:

(i) مذکورہ تمام ملازمین کے نام، پتہ بمعہ شناختی کارڈ، تعلیمی قابلیت اور سکولوں کے نام فراہم کیے جائیں جہاں وہ تعینات ہیں؛

(ii) مذکورہ ملازمین کو کس طریقہ کار کے تحت بھرتی کیا گیا، نیز مذکورہ سکول میں خالی آسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ کل ایک سو ایک ملازمین بھرتی ہوئے ہیں، ان میں پچاسی اساتذہ اور سولہ کلاس فور ہیں۔ پچاسی اساتذہ میں سے صرف نو اساتذہ کا تبادلہ ہوا ہے اور باقی چھہتر اساتذہ انہی سکولوں میں کام کر رہے ہیں جہاں بھرتی ہوئے تھے اور کلاس فور ملازمین بدستور اپنے ہی سکولوں میں کام کر رہے ہیں۔ تفصیل کے سیریل نمبر 1, 6, 11, 12, 16, 22, 26, 37 اور 43 پر جو اساتذہ ہیں، ان کا تبادلہ ہو چکا ہے۔

(ج) (i) اس کی وضاحت جز (ب) کے ضمن میں فراہم کردہ تفصیل میں موجود ہے۔

(ii) مذکورہ ملازمین مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق بھرتی کیے گئے ہیں۔ مذکورہ سکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل بھی جز (ب) کے ضمن میں پیش کردہ لسٹ میں موجود ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب! دا کوم ډیټیلز چه دوئ مونږ له راکړی دی، تاسو دیکښې اوګورئ جی، سی ټی پوسټونه چه کوم اغستے شوی دی، دیکښے

لس پوستهٔ دی، اووه پکښې Out siders دی، درې کسان پکښې د شبقدر تحصیل دی، حالانکه حال دا دې چه شبقدر تحصیل کښې اوس انټرویو شوې ده، هغې کښې اووه اتو ماشومانو، بچو Apply کړې ده، یعنی شته دې خو دیکښې ایجوکیشن والا، شبقدر والو سره پته نشته چه څه دشمنی ئې ده، هغه نه اخلی او د نورو تحصیلونو هغه څی، هغه چه راشی، کال دوه تیر کړی، سره د پوستهٔ بیا څی واپس چارسدې ته او زمونږه ماشومان هم دغه رنګ پاتې شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب محمد علی خان</u>: یو منټ جی، بل چه کوم دوئ دیکښې ورکړی دی چه مونږه چوکیداران اغستی دی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: سپلیمنټری کوئسچن ته جی محدود اوسیږئ۔

<u>جناب محمد علی خان</u>: دا چه وئیلی دی چه چوکیداران ئې اغستی دی، دا ټول غلط دی، دورغ وائی، دروغ وائی جی۔ دیکښې داسې کسان شته چه د پیر قلعه، شګئی، اتمان زئی او یو ځائې نه، بل ځائې نه راوستی دی او لګولی ئې دی۔ دا دوئ چه څه ډیټیلز ورکړی دی، د دې نه مطمئن نه یم۔ دا به زهٔ ثابته کړم، دا کوئسچن تاسو کمیټئی ته ریفر کړئ، زهٔ به ثابته کړم چه دیکښې څومره دروغ دی او څومره رشتیا دی او دا صرف د شبقدر خبره نه ده، ټوله چارسده کښې دا مسئله ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سردار حسین بابک صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: داسې ده جی، د آنریبل ممبر صاحب د انفارمیشن د پاره چه د سی ټی چه کوم پوسټ دې، سی ټی پوسټ، دا بالکل په اوپن میرټ باندې کیږی، په هغې کښې د شبقدر نه هم خلق راتلې شی، په هغې کښې د اتمانزو نه هم خلق راتلې شی، په هغې کښې د عمرزو نه هم خلق راتلې شی۔ دا داسې پوسټ نه دې چه مونږه اووایو چه خا مخا به د شبقدر نه مونږ سی ټی اخلو، ضلع کښې د سی ټی پوستونه وی او بالکل اوپن میرټ دې۔ اوس د دوئ که په میرټ باندې اعتراض وی، نو بې شکه دوئ د هغه نکته راپورته کړی خو که د دوئ په دې خبره اعتراض وی چه د شبقدر ولې نه دی شوی نو د هغې

جواب سپیکر صاحب، دا دے چه د شبقدر خلقو به کوالیفائی کوؤ نه ځکه به هغوی د شبقدر خلق نه وی بهرتی کړی۔ مهربانی۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بیا بحث به ترے نه سازوئ، کوئسچنز۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: زهٔ دا خبره کوم جی چه دوئ راشی، زما اعتراض په دے نه دے خو په دغه مے هم اعتراض دے اول خو د ایم ایم اے دور کښے دا پالیسی جوړه وه چه 75% به یونین کونسل نه بهرتی کیږی، 25% به د بهر نه کیږی، اوپن میرټ دغه نه، هغه خو ختمه شوله، زهٔ دا وایم چه کوم ځائے کښے سړے بهرتی شو، بیا هغه له ټرانسفر ولے کوئ؟ هغه سکول نه ولے ټرانسفر کیږی؟ بیا چه هغے ته لاړ شی، شبقدر کښے جی اوس د جینکو لس سکولونه بند دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټوټل بند دی؟

جناب محمد علی خان: ټوټل بند دی جی، چوکیداران ئے د یو ځائے او بل ځائے بهرتی کړی دی۔ ټیچرانے هلته نه ځی، د چارسدے ټیچران دی، سره د پوسته تلی دی۔ چغے سورے مے دوه کاله اووهلے، اوس په قلار کښیناستم خو چه څه کیږی نه، بابک صاحب له هم ورغلی یو، هر چا له ورغو، مخکښے منسټرانو له هم ورغلی یو، هغه ټولو له مو منډے ترړے وهلی دی خو بابک صاحب د چا اوری نه۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! دا څه وائی؟ دا سکولونه په څه وجه باندے بند دی جی؟

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب! یوه خبره جی، بابک صاحب هسے، مخکښے ئے ظاهر شاه سره کول چه دا د (قاف) لیگ دے، اوس ما سره، د دوئ خپل یو ملګری اووئیل، د دوئ د پارټئ یو ایم پی اے او منسټر اووئیل چه یره دا پیپلز پارټئ (شیرپاؤ) والا دی، دوئ به خپل کار کوی۔

جناب سپیکر: جواب ترے اخلو جی۔

جناب محمد علی خان: دا چل ئے شروع کړے دے جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا زمونږه په ټوله صوبه کښې اکثر ځایونه داسې دی چه د تیرو وختو نه هلته سکولونه بند دی، د هغې د پاره مونږ کمیټۍ جوړې کړی دی۔ هغه سکولونه په مختلفو وجوهاتو باندې سپیکر صاحب، بند دی، یو خو دا چه په تیرو وختونو کښې د بد قسمتۍ نه چه سکولونه په کوم کوم ځائې کښې جوړ شوی دی، Need base باندې یا د ضرورت په بنیاد باندې نه دی جوړ شوی، بد قسمتی دا شوې ده چه په تیرو وختونو کښې سکولونه چه جوړ شوی دی نو خلقو خپل ووټران Oblige کړی دی، د یوې کلاس فور نوکرۍ د پاره هغه سکول ئې هغه ځائے ته اوړې دې، نو بیا چه د بل حکومت راغلے دے، هغه نوکری چه هغه خلقو ته ملاؤ شوې نه ده، نو هغه خلقو ورته تالې وهلی دی، یعنی سوشل مسئلې ډیرې زیاتې دی چه مونږ ته را مخامخ دی۔ د هغې د پاره مونږه کمیټۍ هم جوړې کړی دی، په ټانک کښې هم ډیر داسې سکولونه دی چه مونږ کهلاؤ کړل۔ اکثر ضلعو کښې داسې سکولونه دی چه هغې د پاره مونږه د سوسائټۍ چه کوم معتبره خلق دی، بشمول د هغوی، زمونږ پی ټی ایز دی، زمونږ د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د خلقو بشمول مونږ کمیټۍ جوړې کړی دی او د هغه سکولونو د فنکشنل کولو د پاره، کهلاؤولو د پاره انشاء اللہ مونږه سنجیده ګامونه پورته کوؤ که خیر وی۔ دا کوم مشکلات چه تاسو نن وینئ، انشاء اللہ راروان وخت کښې به دا مشکلات نه وی۔

جناب سپیکر: دا کوشش اوکړئ چه دا ټول سکولونه کهلاؤ شی۔

جناب محمد علی خان: سر! د دې سکولونو ذکر خو ئې اونکړو۔

جناب سپیکر: ما پرې رولنګ ورکړو۔

جناب محمد علی خان: نه، د دې سټاف ئې چه د بل ځائے بهرتی کړې دې او د دې موجوده حکومت په Tenure کښې، مخکښې نه جی، د مخکښې خبره نه کوؤ، د موجوده حکومت، د 2008-2009 خبره کوؤ، دیکښې پاتې شوی دی، دا دې څه وائی؟ زهٔ دا وایم سپیکر صاحب، ما دا ریکویسټ کولو چه دا کوئسچن کمیټۍ ته اولیږئ، هغې کښې به پورا دغه اوشی چه څوک دا ګهپلې کوی؟ پیسو باندې،

نن هم د اے۔ډی۔او چارسدے په دفتر باندے اینټی کرپشن والا چهاپه وهلے دہ، نن۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: هغه به بیا ډیره اوږده شی۔ دا تاسو چه څه وایئی، کمیټئی ته که لاړو نو ډیر اوږد به شی۔

<u>جناب محمد علی خان</u>: خیر دے جی، پته خو به اولګی کنه جی۔ تاسو هاؤس نه تپوس اوکړئ، کمیټئ ته۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question asked by the Honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>جناب محمد علی خان</u>: اوئے دروئ، اوئے دروئ جی۔ اوئے دروئ۔

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Noes' have it. Next Question, Gulistan Khan.

* 592 - <u>جناب گلستان خان</u>: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع ٹانک میں محکمہ نے جونیئر کلرک اور ایلیمنٹری اساتذہ بھرتی کیے ہیں;

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو آیا ان پوسٹوں کو اخبار کے ذریعے مشتہر کیا گیا تھا اور کیا مذکورہ بھرتیاں میرٹ پر کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، ان پوسٹوں کو باقاعدہ طور پر اخبار میں مشتہر کیا گیا تھا اور جملہ بھرتیاں خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہیں جن میں چھ جونیئر کلرک اور تین ایلیمنٹری ٹیچرز شامل ہیں۔ تفصیل ایوان میں پیش کر دی گئی۔

<u>جناب سپیکر</u>: پکښے سپلیمنټری، بل سوال شته جی؟

<u>جناب گلستان خان</u>: نه، نشته پکښے جی۔ نشته، نشته، مطمئن یمه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔

<u>Mr. Gulistan Khan</u>: Thank you, ji.

<u>جناب سپیکر</u>: دا ګوره کنه، څه تنان مطمئن دی کنه جی۔جناب محمد صابر شاہ صاحب،پیر صابر شاہ صاحب،سوال نمبر593جی۔

* 593 - سید محمد صابر شاہ: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اصغر حیات ولد محمد حیات کی بطور نائب قاصد تعیناتی گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جھامرہ، تحصیل غازی، ضلع ہری پور میں مورخہ 7 جولائی 1999 کو ہوئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نائب قاصد کو تنخواہ 7 جولائی 1999 سے نومبر 1999 تک دی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ نومبر 1999 کے بعد مذکورہ نائب قاصد کی تنخواہ بند کر دی گئی اور تاحال وہ بغیر تنخواہ کے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ نائب قاصد کو تعیناتی کے پانچ ماہ بعد تنخواہ سے کیوں محروم رکھا گیا؛

(ii) حکومت مذکورہ نائب قاصد کی فوری تنخواہ کا اجراء کرنے اور تقریباً نو سال کے واجبات کی ادائیگی کرنے کیلئے تیار ہے؛

(iii) محکمہ ذمہ دار افراد جنہوں نے ایک غریب درجہ چہارم ملازم کے ساتھ زیادتی کے جرم کا ارتکاب کیا ہے، کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ اصغر حیات ولد محمد حیات کی تقرری بطور نائب قاصد گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جھامرہ، تحصیل غازی، ضلع ہری پور میں مورخہ 7 جولائی 1999 کو ہوئی تھی مگر یہ تقرری اس وقت کی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ سیکنڈری) ایبٹ آباد/ہری پور، مسماۃ صبیحہ ناہید (حال پرنسپل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دھمتوڑ) نے غلط کی تھی کیونکہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جھامرہ میں نائب قاصد کی منظور شدہ پوسٹ نہ تھی۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نائب قاصد کو 7 جولائی 1999 سے نومبر 1999 تک پانچ ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی کی گئی اور یہ ادائیگی بغیر منظور شدہ پوسٹ کے کی گئی اور یہ بھی اس وقت کی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ سیکنڈری) ایبٹ آباد/ہری پور کی غلطی تھی۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ نومبر 1999 کے بعد مذکورہ ملازم کی تنخواہ بند کر دی گئی کیونکہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جھامرہ کیلئے نائب قاصد کی منظور شدہ پوسٹ نہ تھی۔ ڈسٹرکٹ آفیسر (سکولز اینڈ

لیڑیسی) ہری پور نے ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جھامرہ کو ہدایت کی تھی کہ مذکورہ نائب قاصد ریگولر تقرری تک مذکورہ سکول میں بغیر تنخواہ کے کام کرے گا۔

(i) مذکورہ نائب قاصد کو تعیناتی کے پانچ ماہ بعد تنخواہ سے اسلئے محروم رکھا گیا کہ اسے ملازمت سے فارغ کردیا گیا کیونکہ اس کی تقرری غلط کی گئی تھی۔

(ii) چونکہ مذکورہ نائب قاصد کی تقرری غیر قانونی تھی، لہذا حکومت واجبات ادا کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔

(iii) جی ہاں، محکمہ ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سوال دیکھا ہی نہیں ہے، یار، صبر کرو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد صابر شاہ: جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! آپ بیٹھ جائیں، آپ اس کو پڑھیں تھوڑا۔ نور سحر بی بی، آپ سوال پوچھیں۔

سید محمد صابر شاہ: یہ پڑھ کر پھر دوبارہ سوال کرلیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نور سحر بی بی، سوال کریں۔

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 593 کے جز (ج) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ "جی ہاں، یہ درست ہے کہ نومبر 1999 کے بعد مذکورہ ملازم کی تنخواہ بند کر دی گئی ہے"، چونکہ گورنمنٹ کا جو انہوں نے بتایا ہے کہ اسکے خلاف کارروائی ہو رہی ہے تو دس سال تو گزر گئے ہیں، یہ کارروائی کب ہوگی؟ 1999 سے لیکر آج تک، 2010 ہوگیا ہے اور گیارہواں سال شروع ہوگیا ہے، تو یہ کارروائی کب کریں گے؟ یہ بتائیں کہ دس سال میں تو کوئی کارروائی نہیں ہوئی تو اور یہ کتنا عرصہ لیں گے؟

جناب سپیکر: پیر صاحب پڑھ لیا؟

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! یہ بڑی عجیب بات ہے جی کہ جز (ج) میں لکھا ہے کہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ نومبر 1999 کے بعد مذکورہ نائب قاصد کی تنخواہ بند کر دی گئی اور تاحال وہ بغیر تنخواہ کے اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہا ہے"، تو جواب ہے کہ "جی ہاں، یہ درست ہے کہ نومبر 1999 کے بعد مذکورہ ملازم کی تنخواہ بند کر دی گئی کیونکہ گورنمنٹ مڈل سکول جھامرہ کیلئے نائب قاصد کی منظور شدہ پوسٹ نہ تھی"، تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ پوسٹ نہیں تھی تو اس سے پہلے اس کو کیوں اپوائنٹ کیا گیا؟۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سید محمد صابر شاہ: تو اس کو پھر نوکر کس بنیاد پر کیا گیا؟ جب پوسٹ نہیں تھی تو اس کو اپوائنٹ کیسے کیا گیا اور تنخواہ اس کو کیا سکول کے ہیڈ ماسٹر نے اپنی جیب سے دی یا حکومت سے، کس طرح اس کو تنخواہ ملتی رہی؟

جناب سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب! جواب دیدیں جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! دا سے وہ مونږه خو په دے جواب کښے پوره کوشش کړے دے چه هغه جواب مونږ ورکړو، بهرحال هغه ډی۔او په هغه وخت، 1999 کښے چه څنګه پیر صاحب خبره اوکړه چه هلته پوسټ موجود نه وو او دوئ اپوائنټمنټ اوکړو، پینځه میاشتے هغوی تنخواه هم واغسته، ستاسو په علم کښے به دا خبره وی چه کله مونږه اپوائنټمنټ په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے اوکړو نو د اپوائنټمنټ نه پس Verification کیږی او دا سے۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order.

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، څه وایئ؟

جناب عبدالاکبر خان: جی آپ اس میں دیکھیں، یہ جو Temporary arrangement لکھا ہے، اس میں لکھا ہے کہ "It is stated that Mr. Asghar Hayat S/o Muhammad Hayat, resident of village Jhamra, Tehsil and District Haripur, is hereby allowed to work as Naib Qasid on Landowner quota in your School against the vacant post with the condition that he will never demand any salary" جب وہ تنخواہ کا مطالبہ نہیں کرے گا تو کام کیسے کرے گا؟ ایک دوسری بات جناب سپیکر، "Till his proper appointment after conversion of post by the competent authority"، یہ کیا بات ہوئی کہ آپ نوکر کو رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب Competent Authority اس کی Conversion کرے گی تو پھر اس کے بعد آپ کو تنخواہ ملے گی؟ یہ تو جب Conversion ہو جاتی ہے تو اس کے بعد آپ اپوائنٹمنٹ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! اول خو دا خبره ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو کچھ عجیب سا۔۔۔۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: دا ډیره عجیبه خبره ده او دا هم ډیره عجیبه خبره ده چه دا گناه زمونږ په وخت کښې نه ده شوې ، دا په تیر وخت کښې شوې ده او دا چا چه گناه کړې ده، مونږه ورله سزا هم ورکړله، مونږه ئې انکوائری Coduct کړې ده۔ چونکه دا خبره رامخامخ شوې ده، پیرصاحب رامخامخ کړې ده، مونږه د هغوی خلاف انکوائری هم کړې ده او څنگه چه عبدالاکبر خان صاحب خبره کوی نو هم داسې شوی دی چه بالکل یو غیرقانونی کار شوې دې او مونږه به دا اووایو چه یو غیر اخلاقی کار څکه شوې دې چه یو انسان ته نوکری ورکړې ، د هغه پوسټ نه وی او بیا ورله تنخواه هم تهٔ داسې ورکوې او بیا ئې مطلب دا دې چه Sack کړې ، د نوکرئ نه ئې لرې کړې نو حقیقت دا دې چه دا په هر اړخ باندې یو ناکاره کار شوې دې او د هغه ناکاره عمل په وجه باندې مونږه انکوائری Conduct کړې ده او انشاء اللّٰه سزا چه څنگه مستحقه ده، هغه شان به کیږی۔

جناب سپیکر: نه، خو د هفتې نه به ئې زیاتوئ نه، یو هفته کښې به سزا هم ورکوئ او د دې هلک به اوس څه کوئ جی؟ دا کوم چه اوس بې تنخواه لگیا دې ، د دهٔ به څه کوئ؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: داسې ده جی چه بې تنخواه چه هغه لگیا دې ، زما یقین دې چه کیدې شی چه هغه خدائی خدمتگار وی، مونږه به ورته دعاگانې ډیرې ډیرې کوؤ څکه چه دا هغه وخت کوم ځائې دې-----

جناب سپیکر: پیر صاحب، جی۔

سید محمد صابر شاہ: میں سمجھتا ہوں کہ گپ شپ بھی ہونی چاہیئے کیونکہ اسمبلی کا ماحول ہے، اس کو خوشگوار بھی بنانا چاہیئے لیکن ایک غریب آدمی جسے ایک سکول میں ملازم رکھا گیا، جس کو پانچ مہینے تک تنخواہ بھی ملتی رہی، بغیر کسی وجہ کے اس کی تنخواہ بند کر دی گئی اور آج تک وہ وہاں پر اسی طرح ملازمت کر رہا ہے تو ہر سکول کے اندر اگر آپ کے کلاس فور ہیں تو منسٹر صاحب فرمادیں کہ بمعہ واجبات کے، اس کو ہم وہاں پر کر کے اور اس کے واجبات کا اجراء کرتے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپلیمنٹری کوئسچن، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږه، زهٔ وربانديے خپل رولنگ ورکوم۔ بابک صاحب! With in a week time دا معامله Settle کړئ او دهٔ ته، غلط کار شوے دے او که سم کار شوے دے ،اوس ورله جواب ورکړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! یو سپلیمنټری کوئسچن مو دے جی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب! زهٔ ډیر مشکور یم چه دومره د انصاف تاسو رولنگ ورکړو او مونږه د دے چیئر نه همیشه توقع لرو لیکن نن د انصاف بول بالا شو او اول هم چه تاسو کوم رولنگ ورکړو چه دے بچی ته نوکری ورکړئ، جاب ورکړئ، زهٔ نه صرف ستاسو شکریه ادا کوم بلکه تاسو ته خراج تحسین پیش کوم۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ثاقب خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما سپلیمنټری کوئسچن وو خو چونکه تاسو رولنګ ورکړو زهٔ به یو سټیټمنټ په هغے ورکړم۔ دا جی دے ځائے کښے یواځے نه دے شوے جی، اکثر داسے کار اوشی چه پرنسپل صاحبان یا سټاف دا کار اوکړی چه سړے Hire کړی د Peon په پوسټ باندے په دے طمع باندے چه کله سیټ راشی، ستاسو ته به ئے اوکړو جی، دا ډیر Irresponsible کار دے۔ ستاسو په رولنګ کښے Like به زهٔ ستاسو ته ریکویسټ کوم چه کله هم دا حال کیږی چه کوم سړی، که هغه پرنسپل دے ، که هیډماسټر دے ،که هیډمسټریس ده، چه بل سړی ته دا Assurance ورکوی چه ته کار کوه، بے تنخواه کوه، چه کله پوسټ راشی، زهٔ به کوم، چه هغوی ته سزا ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: داسے کوؤ جی چه دا څومره پارټی لیډرز دی، مشران او د ایجوکیشن د دے ځان له یو Sitting له ورځ مقرر کوؤ جی، د دوئ Convenience ته ګورو، نو چه د چا دے ایجوکیشن سره Related داسے څه بنه وی، د دے مشرانو علم کښے ئے راولئ جی۔ تاسو هم پکښے، څوک چه راځئ نو Invited به یئی۔ محترمہ زرقا بی بی، سوال نمبر 294 جی۔

* 294 ۔ محترمہ زرقا بی بی: کیا وزیر سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ میں 'جناح پارک' کے نام سے ایک پارک موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کا کار پارکنگ عرصہ دراز سے بند ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کار پارکنگ کی تاحال بندش کی وجوہات بتائی جائے؟

<u>سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، سیاحت و ثقافت)</u>: (الف) درست ہے۔

(ب) کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ کے حکام کے مطابق مذکورہ پارک بند نہیں ہے۔

(ج) پارک بند نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: سپلیمنٹری سوال پکښې شته جی؟

<u>محترمہ زرقا بی بی</u>: نہیں جی، میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوس بل سوال دے جی ستا سو دا 302۔

* 302 ۔ <u>محترمہ زرقا بی بی</u>: کیا وزیر کھیل و سیاحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ میں کنڈ کے مقام پر ایک پارک قائم ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک میں غیر اخلاقی سرگرمیاں ہو رہی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک میں سہولیات کا فقدان ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ پارک میں سہولیات فراہم کرنے، نیز غیر اخلاقی سرگرمیوں کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، سیاحت و ثقافت)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ کنڈ کے مقام پر ایک پارک قائم ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ بات درست نہیں ہے کہ مذکورہ پارک میں کوئی غیر اخلاقی سرگرمیاں ہو رہی ہیں۔ پارک میں چار عدد ہٹس سیاحوں کی سہولت کیلئے موجود ہیں اور یہ ہٹس صرف فیملی پر مشتمل سیاحوں کیلئے کھولے جاتے ہیں۔

(ج) سرحد ٹورازم کارپوریشن نے پارک کو نجی شعبے کی پارٹی میسرز فورتھ ورٹ، اسلام آباد کو لمبی مدت کیلئے پٹے پر دیا ہے اور یہ پارٹی پارک میں سیاحوں کی سہولت کیلئے مختلف ترقیاتی پراجیکٹس پر عمل پیرا ہے جن کی تکمیل کے ساتھ ہی یہ پارک سیاحوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

(د) جوابات (الف) تا (ج) اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ پارک میں کوئی غیر اخلاقی سرگرمیاں نہیں ہورہی ہیں اور پارک میں جاری ترقیاتی سکیموں کی مستقبل قریب میں تکمیل کے ساتھ ہی یہ سیاحوں کیلئے ایک دلکش سیاحتی مقام بن جائے گا۔

Ms. Zarqa Bibi: Satisfied, Sir.
Mr. Speaker: The answer is satisfactory and thank you, Bibi.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هغوی Satisfied شو، بس تاسو ئے څه کوئ؟ بی بی، بل دغه کښے به ئے اوکړی۔ Next، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 362 جی۔

* 362 ۔ حافظ اختر علی: کیا وزیر کھیل وثقافت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں ایک سکیم 'پلے گراؤنڈ اکرام پور' اے ڈی پی میں شامل تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ گراؤنڈ پر ابھی تک کام شروع کیوں نہیں کیا گیا، نیز مذکورہ گراؤنڈ کیلئے مختص شدہ فنڈ کہاں خرچ ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، سیاحت وثقافت): (الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) ضلع مردان میں 'پلے گراؤنڈ اکرام پور' نام کی کوئی سکیم اے ڈی پی میں شامل نہیں تھی اور نہ ہی اس کیلئے کوئی فنڈز مختص کیے گئے۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال پکښے شته جی؟

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! زما سپلیمنټری سوال دا دے چه دا کوم جواب ما ته راکړے شوے دے نو دا انتهائی غلط دے۔ اگرچه د منسټر صاحب، لکه د دوئ په دور کښے دا څیز نه دے شوے، دا په کیئرټیکر دور کښے شوے دے خو بهرحال چه یو څیز چه کوم دے نو هغه حقیقت ته راشی۔ دیکښے جی زما سره بالکل پروف شته دے، دا یو امبریلا سکیم وو، په هغے کښے باقاعده د اکرام پور د ګراونډ د پاره د Purchase of ground in Ikrampur او ساولډهیر او د

هغے سرہ تخت بھائی او مایار، دا تقریباً مردان تہ بیا جی دا پیسے تلے دی، ډسٹرکٹ تہ تلے دی خو د افسوس خبرہ جی دا دہ چہ بیا دغہ پیسے پہ اکرام پور نہ دی لګیدلے او هغہ پیسے ټولے یو ځائے تہ غونډے شوے دی او د هغے Misuse شوے دے ، نو زمونږہ صرف۔۔۔۔۔

وزیر برائے کھیل وثقافت: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جناب منسٹر صاحب۔

حافظ اختر علی: سپلیمنٹري، جی دا دے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

حافظ اختر علی: جی سپلیمنټري دا دے چہ آیا دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

حافظ اختر علی: کومے محکمے والا چہ دا غلطی کړے دہ نو آیا دوئ بہ تادیبی کارروائی کوی؟ بلہ دا دہ چہ آیا د ضلع ناظم پہ صوبائی اے ډی پی کښے چینج کولے شی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دیکښے دا یو کلے زما پہ حلقہ کښے دے ، دا پراونشل اے ډی پی کښے امبریلا سکیم وو، هغے کښے چہ کوم د څلورو کلو پہ مردان کښے د پلے ګراونډ د پارہ پیسے Sanction شوے او لاړے ډی۔آر۔او مردان تہ، منسٹر صاحب د ډیپارټمنټ پیسے هلتہ کښے او لیږلے ، نو مونږہ پہ دے حیران یو چہ هلتہ کښے ډسٹرکٹ ناظم هغہ د ټولو سکیمونو هغہ پیسے ، زمونږہ باقی د درے کسانو د سکیمونو چہ کومے پیسے وے د پلے ګراؤنډ، هغہ ټولے پیسے ئے راواغستے او خپل کلی تہ ئے واړولے۔ زمونږہ خو پہ دے منسټرئ سرہ خبرہ نشتہ، دوئ خو بے شکہ خپلے پیسے لیږلے دی خو آخر مونږ وایو چہ د کوم اتھارټی د لاندے ډی۔آر۔او هغہ پیسے ریلیز کړے ، د څلور سکیمونو پہ ځائے یو سکیم تہ هغہ پیسے ریلیز کړے؟ مهربانی د اوکړی، پہ دے انکوائری اوکړئ یا د دا کمیټئ تہ حوالہ شی۔ سبا کہ بیا پراونشل ګورنمنټ د

بل څه د پاره پیسے لیږی، د لسو سرکونو د پاره پیسے لیږی نو هغه به په یو سرک باندے لګی او هغه نهه سرکونه به پاتے کیږی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب، منسټر فار سپورټس اینډ کلچر، جواب ورکړئ جی۔

وزیر برائے کھیل وثقافت: جناب سپیکر صاحب! یہ دو مختلف باتیں سامنے آئی ہیں۔ جو عبدالاکبر خان صاحب نے بات کی، وہ مختلف ہے اور جو حافظ صاحب نے بات کی، وہ مختلف ہے۔ ہم نے تو اس کا جواب ہی یہ دیا ہے کہ اے ڈی پی میں Reflect نہیں ہے مگر یہ تو اب پتہ چلا کہ امبریلا سکیم میں جو Already zero paisa جو ہیں، ہماری منسٹری نے وہ مختص کیے اور وہاں پر چلے گئے اور ناظم صاحب نے جو اپنے گاؤں میں، وہ تو اس کے اوپر تو انکوائری کی ضرورت ہے۔ ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو سوال آیا ہمارے پاس تو اس کا جواب ہم نے دے دیا، بہرحال جو عبدالاکبر صاحب نے بات کی، یہ نئی بات ہے، بڑی Astonishing بات ہے اور اس کے اوپر تو انکوائری ہونی چاہیئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کمیٹی کو۔۔۔۔

وزیر کھیل وثقافت: اس کے اوپر باقاعدہ طور پر انکوائری کی جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میرے خیال میں انکوائری تو اسلئے کرانی چاہیئے کہ یہ امبریلا سکیم میں MORA اب اگر آپ دیدیں تو امبریلا سکیم میں ہوتا یہ ہے کہ 200 Primary Schools in NWFP، اب تو میں اپنے گاؤں کا ایک سکول دے دیتا ہوں اور وہ سکول کوئی اور لے جاتا ہے تو اس کا کوئی نام تو نہیں ہوتا۔ منسٹر صاحب تو ٹھیک کہہ رہے ہیں، اے ڈی پی میں تو نام نہیں ہوتا، وہ تو امبریلا سکیم ہوتی ہے اور اس کے تحت Further جو Contribution ہوتی ہے تو پھر اس میں نام آجاتے ہیں جب پی سی ون بنتا ہے۔ اب جب انہوں نے پیسے ریلیز کیے چار سکیموں کیلئے، وہاں پیسے لگے ایک سکیم پر، تین سکیمیں رہ گئیں تو میں تو سمجھتا ہوں کہ جی اگر آپ اس کو جو سپورٹس کی کمیٹی ہے، منسٹر صاحب بھی اس میں بیٹھے ہوں تاکہ اس کی انکوائری ہو کہ ڈی آر او نے کیسے یہ پیسے ریلیز کیے ایک سکیم کو؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، آپ Oppose کرتے ہیں یا۔۔۔۔

وزیر کھیل سیاحت وثقافت: نہیں Oppose، میں نے تو پہلے عرض کیا کہ آپ نے جو سوال کیا، اس کا جواب آ گیا، اب یہ جو بات ہوئی، یہ تو نئی بات ہے، اس کے اوپر تو پھر باقاعدہ طور پر انکوائری کر کے میں جواب دے سکتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: کمیٹی کے حوالہ کر دیں جی۔

وزیر کھیل سیاحت وثقافت: ہاں کمیٹی کے حوالہ کر دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Malik Qasim Khan Sahib. Not present. Ms. Yasmeen Nazly Bibi. Not present. Mufti Syed Janan Sahib. Question No. 788.

* 788 ۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر زکواۃ و عشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 09-2008 میں ضلع ہنگو کو زکواۃ کی مد میں کچھ رقم دی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ زکواۃ کی مد سے ضلع ہنگو میں دینی مدارس کو بھی کچھ رقم دی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کتنی رقم زکواۃ کی مد سے ضلع ہنگو کو دی گئی ہے اور اسکو ضلع میں کس طریقہ کار سے تقسیم کیا گیا ہے؛

(ii) زکواۃ کی مد میں دینی مدارس اور جن افراد کو رقم دی گئی ہے، انکے نام و پتے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد زرشید خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ضلع ہنگو کو سال 09-2008 میں زکواۃ کی مد میں کل 12597000 روپے جاری کیے گئے جو مرکزی زکواۃ کونسل کے منظور کردہ طریقہ کار کے مطابق درج ذیل مدات میں خرچ کیے گئے:

نمبر شمار	زکواۃ مد	تناسب	کل رقم	شرح امداد۔
1	گزارہ الاونس	60%	5,239,000	ماہانہ 500 روپے فی خاندان
2	تعلیمی وظائف	18%	1,570,000	ماہانہ 75 روپے فی طالبعلم (پرائمری تا مڈل)
				ماہانہ 112 روپے فی طالبعلم (میٹرک)
				ماہانہ 375 روپے فی طالبعلم (انٹرمیڈیٹ تا گریجویٹ)

				ماہانہ 750روپے فی طالبعلم(پوسٹ گریجویٹ) ماہانہ 874روپے فی طالبعلم (پیشہ ورانہ کالجز/ کمپیوٹر سائنس)
3	دینی مدارس	8%	698,000	ماہانہ150روپے فی طالبعلم(حفظ وناظرہ) ماہانہ375روپے فی طالبعلم(موقوف علیہ) ماہانہ 750روپے فی طالبعلم(دورہ حدیث)
4	صحت	6%	524,000	1000روپے فی مستحق بیرونی مریض 2000روپے فی مستحق اندرونی مریض
5	سماجی بہبود	4%	350,000	یہ رقم یتیم خانوں اور دارالامان میں رہائش پذیر طلبہ اور بے سہارا خواتین کو بالترتیب 500روپے اور سات سو روپے ماہانہ وظیفہ کے طور پر دی جاتی ہے۔اسکے علاوہ ضرورت مند مستحق افراد کو ٹرائی سائیکل وپش کارٹ کی خریداری اور چھوٹے پیمانے پر کاروبار کیلئے پانچ ہزار روپے کی یک وقتی گرانٹ بھی دی جاتی ہے۔مرکزی زکواۃ کونسل نے سال 2009-10سے یہ مد ختم کردی گئی ہے۔
6	جہیز	4%	350,000	ضرورت مند مستحق خاتون کو شادی بیاہ کے اخراجات کیلئے دس ہزار روپے کی یک وقتی گرانٹ دی جاتی ہے
7	فنی تربیت		2904,000	مستحقین زکواۃ کو فنی تربیت کے حصول کیلئے ہزار رپے ماہانہ وظیفہ اور تربیت کی تکمیل کے بعد اوزار وغیرہ کی خریداری کیلئے پانچ ہزار روپے یک وقتی گرانٹ بھی دی جاتی ہے۔
8	عید گرانٹ		962,000	رمضان المبارک / عیدالفطر کے موقع پر مستحق خاندان کو پانچ سو روپے کی یک وقتی گرانٹ دی جاتی ہے۔

زکواۃ کی مد میں سے دینی مدارس کے توسط سے جن افراد کو وظائف دیئے گئے، انکے نام اور پتے کی تفصیل ایوان میں پیش کردی گئی۔

جناب سپیکر پکښے بل سپلیمنټری سوال شته جی؟

مفتی سید جانان: دیکښے یو ضمنی کوئسچن جی دا دے چه دلته اته مدرسے دوئ لیکلی دی چه مونږ اته مدرسو ته زکواة فنډ ورکوؤ، دغه ځائے کښے جی دے ضلع کښے خو نورے هم ادارے شته دے، هغه مدرسو ته دا فنډ ولے نه ورکولے کیږی؟ تعلیم القرآن دارالعلوم حنفیه اته مدرسے دے

جی، دغه مدرسو ته صرف، مطلب دا وړے وړے مدرسے دی، دغو ته د زکواة ورکولے کیږی، نورو مدرسو ته ولے نه ورکولے کیږی؟ دویمه خبره جی دا ده چه دیکښے ئے لیکلی دی چه دوره حدیث او موقوفاً علیه چه کوم طالبان دی، هغوی ته مونږه زر زر روپئ او سات سو روپئ ماهانه ورکوؤ، دغه مدرسو کښے جی نه د دوره حدیث طالبان شته دے او نه د موقوفاً علیه طالبان شته دے۔

جناب سپیکر: دا کومو مدرسو ته چه دا زکواة ورکړے کیږی؟

مفتی سید جانان: او جی، او۔

جناب سپیکر: دیکښے هیڅ هم نشته؟

مفتی سید جانان: دیکښے لاندے تعلیم شته دے خو دوره احادیث جی دیکښے نشته دے او اول پیج باندے ئے لیکلی دی چه دوره احادیث طالبانو ته مونږه زر زر روپئ او موقوفاً علیه طالبانو ته اووه اووه سوه روپئ ورکوؤ او دغو کښے دا کلاسونه نشته دے۔

جناب سپیکر: دا کلاسونه پکښے د سره نشته دے؟ منسټر زکواة و عشر، پلیز۔

وزیر زکواۃ و عشر: سپیکرصاحب! دا مفتی صاحب چه کوم سوال کړے دے د هنګو ضلع د زکواة په باره کښے نو په هغے کښے خو ټول تفصیل درج دے چه ضلع هنګو ته کوم ټوټل زکواة ځی، په هغے کښے دینی مدارس ته څومره ورکړے کیدے شی، په هغے کښے سکالرشپ څومره ورکیدے شی، په هغے کښے ګزاره الاؤنس څومره ورکیدے شی، په هغے کښے جهیز څومره ورکیدے شی، په هغے کښے میډیکل هسپتالونو ته څومره پیسے ځی نو هغه ټول ډیټیل دیکښے شته، ورکړے ئے دے خو مولوی صاحب دا خبره کوی چه دیکښے ئے دغه نه دی لیکلی، نو دا دیکښے چه دوئ ورکړی دی نو دوئ د میاشتے ورکړے دی، دوئ 750 روپئ ماهانه ورکړے دی نو هغه چه په باره کښے ورله ضرب ورکړئ نو دغه لس زره څه

د دے نه جوړيږی، نو هغه د کال نه دی ورکړے، دا ئے د مياشتے ورکړے دی، ماهانه ئے ورکړے دی، نو چه په باره کښے ورله ضرب ورکړئ نو هم دغه لس زره Something د دے نه جوړيږی چه هغه دغه ستوډنټس ته ځی، دغه ادارو ته۔

جناب سپیکر: دويم سوال وايئی چه ديکښے دوره والا دغه وائی چه نشته۔ دوئ وائی چه دا کلاس نشته، نه پړهاويږی او دا ئے غلط ورکړی دی۔

وزیرزکواۃ وعشر: ديکښے جی دوئ دا درے ورکړی دی، درے کلاسه هغوی ورکړی دی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، دا 8% دے ، 8 مدرسے نه دی جی، 8% دے جی۔

مفتی سید جانان: نه جی، ديکښے جی چه کومے مدرسے ورکړے دی کنه، ديکښے مدرسه تعليم القرآن کربوغه شريف، دارالعلوم حنفيه چشمه مسجد هنگو، ديکښے چونتيس طلباء دی، مدرسه حضرت معاويه عمر آباد هنگو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کوم ځائے دے ؟ دا د کوم ځائے نه وائی دوئ ؟

مفتی سید جانان: ديکښے 125 دی، دا لوئے پيج دے جی، دا زما سره دے جی، څلورم نمبر جی، مدرسه عائشه صديقيه للبنات هيره بانډه هنگو، مدرسه نظام العلوم طوره غونډی، جامعه فاروقيه گوټکی پايان، مدرسه خديجة الکبریٰ للبنات، اته مدرسے دی جی۔

جناب سپیکر: دا تاسو د څه نه Read کوئ جی ؟

مفتی سید جانان: دا خو جی د سوال سره وروستو دا ټول تفصيل دوئ ليکلے دے ، هم دے سوال پسے تقريباً دا څو پيجونه دی جی۔

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب۔

مفتی سید جانان: زهٔ جی دا خبره کوم کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دا د مدرسو نومونه کوم ځائے کښے دی، دا دے چه وائی، که دا نوی وائی؟ نه دا اوس فریش کوئسچن شو او که دا زوړ دے؟ جی اسرار الله خان گنډاپور صاحب، دا فریش کوئسچن شو، که نه دا دغه Orbit کښے راځی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، میرے خیال میں تو سر، اسی کا حصہ ہے، یہ اسی کا حصہ ہے۔

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب۔

مفتی سید جانان: زهٔ جی لږ تاسو پوهه کړم۔ دا آسان جواب دے چه دے لږ په خبره پوهه کړم۔ زهٔ وایم چه دغه مدرسو کښے دا کلاسونه نه پړهاویږی، لاندے درجے کلاسونه ورکښے پړهاویږی او دوئ جی ما ته وائی چه دوره احادیث ته ایک هزار روپئ ورکوؤ، موقوفاً علیه ته سات سو ورکوؤ، دا کلاسونه دے مدرسو کښے نشته دے جی، زهٔ دا تپوس جی کوم۔

جناب سپیکر: دوئ وائی چه دا کلاسونه دیکښے نشته دے، تاسو چا له پیسے ورکړے دی؟

وزیر زکواۃ وعشر: دیکښے چه کوم دے، دا 8% مدرسو ته ئی، هغه ئے ورکړے دی چه دا دړے قسمه دیکښے دورے کیږی، دوره تفسیر کیږی، احادیث دے، دا چه کوم کیږی، دا هغوی کیټیګریز ورکړی دی چه دے ته دومره پیسے ورکوؤ او دے ته دومره ورکوؤ، دے ته 750 per month ورکوؤ، هغه ئے ورکړے دی، اته مدرسو ډیټیل ئے جی ورکړے دے۔ اته مدارس هلته کښے دی او د هغے ټول ډیټیل ئے ورکړے دے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، تاسو په دے باندے فریش کوئسچن راوړئ جی۔

مفتی سید جانان: نه جی، دا ئے لیکلی دی په دے سوال باندے جی۔ تاسو اوګورئ، دے اول پیج باندے دوئ لیکلی دی چه ماهانه فیس فی طالبعلم۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوهه شومه جی۔ تاسو به وروستو چیمبر کښے کیښنئ، که ستاسو تسلی او نه شوه نو بیا پرے دغه کړئ۔ جی بسم اللّٰه۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جی صحیح شوله، صحیح۔

جناب سپیکر: عبدالستار خان۔ عبدالستار خان، سوال نمبر 789۔

* 789 ۔ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر برائے زکواۃ وعشر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں MORA Technical کے نام سے بے روزگار نوجوانوں کو ٹریننگ دینے کا پروگرام جاری ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ On ground ان سنٹروں کا حقیقی طور پر وجود ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) ضلع کوہستان میں اس پروگرام کے تحت کل کتنے سنٹرز قائم کیے گئے ہیں;

(2) کوہستان میں کون کون سے مقامات پر سنٹرز قائم کئے گئے ہیں، ان کیلئے مختص شدہ فنڈ اور ٹریننگ حاصل کرنے والے افراد کے نام فراہم کئے جائیں، نیز اس فنڈ کو کس ادارے کی زیر نگرانی خرچ کیا جارہا ہے;

(3) اس پروگرام میں کوئی بے قاعدگی واقع ہوئی ہے، اگر ہوئی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف محکمہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد زرشید خان (وزیر زکواۃ وعشر): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) اس پروگرام کیلئے تین ٹیکنیکل سنٹرز قائم کر رہے ہیں۔

کوہستان میں جن سنٹروں میں مستحقین زکواۃ کو تربیت دی جاتی ہے، ان کے نام، پتے اور مختص فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سنٹر کا نام و پتہ	مختص شدہ فنڈ برائے سال 2008 -09 پہلی قسط (جولائی تا دسمبر 2008)	دوسری قسط جنوری تا جون 2009	میزان
1	ووکیشنل ڈرائیونگ سنٹر کمیلا، کوہستان	1,000,000	900,000	1,900,000

2	دوبیر ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، دوبیر کوہستان	629,000	840,000	1,469,000
3	محمدیہ ٹکنینکل کالج آف ایجوکیشن، بشام	560,000	449,000	1,009,000
4	میزان	2,189,000	2,189,000	4,378,000

مذکورہ بالا سنٹروں مین جن مستحقین زکواۃ کو تربیت دی گئی، ان کی فہرستیں ایوان میں پیش کر دی گئیں، نیز یہ ادارے اپنے سر براہان کی نگرانی میں وظائف تقسیم کرتے ہیں۔

محکمہ کو ضلع کوہستان میں زکواۃ فنڈ میں بے قاعدگی اور خرو برد کی شکایت موصول ہوئی، جس کی بنیاد پر ضلع زکواۃ کے چیئرمین، شیر باز خان کو معطل کر دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں تحقیقات کیلئے محکمہ کے دو افسران پر مشتمل تحقیقاتی کمیٹی قائم کی گئ۔ تحقیقاتی ٹیم کی رائے کے مطابق زکواۃ میں خرو برد نہیں کی گئ، صرف مقررہ طریقہ کار سے انحراف کرتے ہوئے بے قاعدگی کی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! اس سوال کا جو تعلق ہے، بڑے خوبصورت انداز میں ڈیپارٹمنٹ نے اس پورے ہاؤس کو، آپ کو، مجھے اور خاصکر وزیر صاحب کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ Basicallyاس سوال کو لانے میں میرا ایک مقصد ہے، وہ ڈائریکٹ میرے پورے ضلع کوہستان سے ہے اور میرے حلقے سے ہے، یتیموں سے ہے، غریبوں سے ہے اور سٹوڈنٹس جو کالجز میں پڑھتے ہیں اور جو Disabledلوگ ہیں، ان سے متعلق سوال ہے۔ تاریخ کا ایک بہت بڑا ڈاکہ جو ہمارے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات اس میں خالی ضمنی کو سُچین تک رکھیں، تقریر بعد میں، میں موقع دونگا، پھر کر لیں۔

جناب عبدالستار خان: میں ضمنی پر آتا ہوں۔ ایک بہت بڑا ڈاکہ ہمارے کوہستان میں اس سال عشر و زکواۃ کی مد پر ڈالا گیا ہے جو اس سے پہلے ہمارے کبھی بھی، میرے خیال میں اس فرنٹیئر میں ایسی روایت نہیں ہے، میں نے دو تین سوالات پوچھے تھے کہ یہ MORA technical programmeکے تحت جو سنٹرز بنائے گئے ہیں کوہستان میں، کیا وہ گراونڈ پر موجود ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں موجود ہیں، پھر ساتھ تین سنٹرز کے نام دیئے ہیں، ووکیشنل ڈرائیونگ سنٹر کمیلا، دوبیر ٹیکنیکل سنٹر دوبیر، محمدیہ ٹیکنیکل کالج آف ایجوکیشن بشام، بڑے مزے کی بات ہے سر، بشام میرے ضلع میں نہیں آتا ہے۔۔۔۔

(قہقہے/تالیاں)

ایک آواز: بارڈر پہ ہے نا۔ بارڈر ہے، بارڈر۔

جناب عبدالستار خان: اس ہاؤس میں میں حلفاً کہتا ہوں کہ اس سال کوہستان میں زکواۃ کے فنڈ میں ان ٹیکنیکل سنٹرز کی مد میں، سٹوڈنٹس کی سکالرشپس کی مد میں اور بنیادی صحت کی مد میں جو لوگوں کو امداد دیتے ہیں، Disabled لوگوں کی مد میں تین کروڑ، ساٹھ لاکھ روپے ٹوٹل غبن ہو گئے ہیں، چیکس بھی ساتھ ساتھ لایا ہوں پورے، تمام چیکس جو مختلف لوگوں کو دیئے ہیں، انہوں نے جمع کرکے، بشام میں ایک اکاؤنٹ نمبر دیتا ہوں سر، آپ کو، ذرا غور کیجئے گا، نیشنل بنک آف بشام میں 1739 اکاؤنٹ نمبر ہے، وہ پیسے سارے، یہ جتنی بھی رقم ہے، وہ ایک اکاؤنٹ میں جمع کرکے آپس میں بڑے مگرمچھوں نے تقسیم کی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس سال زکواۃ کے مال میں جو غریبوں کا خون چوسا گیا ہے، ان کو قرار واقعی سزا دیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ آئندہ ایسی حرکت نہ کریں، یہ میری آپ سے گزارش ہے، سر۔

جناب سپیکر: جی ضمنی سوال۔ جاوید عباسی صاحب، ضمنی سوال۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ بڑی دلچسپ بات ہے، جہاں عبدالستار نے ختم کی، میں ضمنی اپنا سوال وہاں سے کرونگا، میں تقریر نہیں کرتا۔ انہوں نے خود کہا جناب، کہ جو کوہستان کی کمیٹی کا چیئرمین تھا، شیرباز خان، اس کے خلاف انکوائری ہوئی ہے، ہم نے اس کو معطل کیا ہے اور اسی ڈیپارٹمنٹ کے ہم نے دو آدمیوں کو انکوائری افسر مقرر کیا ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالستار صاحب، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: پھر وہ اپنی انکوائری رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ اپنی "تحقیقاتی ٹیم کی رائے کے مطابق زکواۃ میں خرد برد نہیں کی گئی، صرف مقررہ طریقہ کار سے انحراف کرتے ہوئے بے قاعدگی کی گئی"، وہ طریقہ کار یہ تھا کہ بجائے اس کے کہ پیسے غریبوں میں تقسیم کر دیتے، اس نے سارے پیسے اپنے اکاؤنٹ میں ڈال کر خود لے گیا سر، اس سے بڑا ڈاکہ اور کیا ہو سکتا ہے، اس سے بڑا ڈاکہ اور کیا ہے؟ یہ طریقہ کار تو ہونا نہیں چاہیئے تھا کہ یہاں منسٹر صاحب کہتے کہ ہم نے اس کو Suspend کیا ہے، اتنا پیسہ خرد برد کیا اور یہ حساب ہے؟ وہ اس نے واپس دیا ہے تو اس سے بڑا ڈاکہ کہ ایک آدمی سارا پیسہ اپنے اکاؤنٹ میں لے کے گیا اور وہ کہتے ہیں اس نے طریقہ کار میں غلطی کی تھی؟ طریقہ کار تو یہی تھا جناب سپیکر، کہ یہ پیسہ غریبوں میں بانٹ دینا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ پیسہ غریبوں پر خرچ کرنا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال، ضمنی سوال پوچھیں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ اس کے خلاف کوئی کارروائی ابھی تک کیوں نہیں کی گئی؟

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور واقعی جو لوگ اس میں Involve ہیں، انہیں سزا دی جائے اور اسکی ایک مثال قائم کی جائے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

سید محمد صابر شاہ: یہ کیا ہو رہا ہے جی، اس صوبے میں کیا ہو رہا ہے، جناب؟----

(قطع کلامی)

سید محمد صابر شاہ: یہ میں نہیں کہونگا، جو بات آپ کر رہے ہیں، میں یہ نہیں کہونگا، یہ ریکارڈ پر چیزیں آتی ہیں۔ میں نے صحت زبان کا بھی خیال رکھنا ہے لیکن بات یہ ہے کہ یہ جو بتا رہے ہیں کہ ایک سنٹر وہاں پر نظر ہی نہیں آ رہا، وجود ہی نہیں رکھتا اور کیا وہاں حکومت موجود ہے؟ میں یہ سوال کرتا ہوں۔ میں جناب، رول 48 کے تحت نوٹس دیتا ہوں کہ ہم اس پر ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں، اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بس نوٹس آ گیا میرے خیال میں، In writing جی نوٹس دیدیں۔ محمد زمین خان صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

555۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؛

(الف) آیا یہ درست ہے کہ یکم جولائی 2008 تا 15 فروری 2009 بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کوہاٹ میں مختلف آسامیوں پر تعیناتی کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر تعیناتی تشہیر اور قواعد وضوابط کے بغیر کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ آسامیوں پر تعینات افراد کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، پتہ اور کس کی سفارش پر بھرتی کی گئی ہے، کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ آسامیوں پر کس طریقہ کار کے تحت تعیناتی کی گئی ہے;

(iii) اگر اخبارات میں مذکورہ آسامیوں کو مشتہر کیا گیا تھا تو اس کی تفصیل اور ثبوت فراہم کیا جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کوہاٹ میں یکم جولائی 2008 سے 15 فروری 2009 تک جن آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں، چیئرمین بی آئی ایس ای کوہاٹ نے اپنے اختیارات جو اسے (ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ صوبہ سرحد ایکٹ V 1990) کی شق نمبر 14 کی ذیلی شق 6 اور 7 کے تحت تفویض شدہ ہیں، کو بروئے کار لاتے ہوئے مذکورہ آسامیوں پر تقرریاں کی ہیں جو کہ خالصتاً عارضی اور چھ مہینے کیلئے ہیں۔ بورڈ قوانین کے مطابق مذکورہ تقرریوں کیلئے اشتہار وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ چیئرمین بورڈ چھ مہینوں کیلئے عارضی آسامیوں پر تقرری کرنے کا مجاز ہے۔

(ج) (i) مذکورہ آسامیوں پر تعینات افراد کے حوالے سے ضروری تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

(ii) چیئرمین کو تفویض شدہ اختیارات کے تحت ان تمام آسامیوں پر تعیناتیاں اتفاقیہ اور ہنگامی صورتحال (Contingency) جس کا ذکر پیرا (ب) میں پہلے ہی کیا جا چکا ہے، کے تحت صرف چھ ماہ کے قلیل عرصہ کیلئے عمل میں لائی گئی ہیں۔

(iii) عارضی طور پر (اتفاقیہ اور ہنگامی صورتحال کے تحت) عمل میں لائی جانے والی تعیناتی کیلئے اخبارات میں اشتہار دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

539 - ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ضلع کرک میں سیر و تفریح کیلئے پارک بنانے کی منظوری دی تھی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کرک صوبے کا پسماندہ ضلع ہے اور پارک ضلع کی ترقی کیلئے سنگ میل ثابت ہوگا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پاک کیلئے پچیس لاکھ روپے کا فنڈ ڈی آر او کرک کے پاس موجود ہے;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے مذکورہ پارک کی تعمیر کا منصوبہ ختم کر دیا ہے;

(ہ) اگر (الف)تا(د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ نے مذکورہ پارک کی تعمیر کا منصوبہ کیوں ختم کر دیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے سال 2006-07 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام سے صوبے میں چار عدد تفریحی پارک بنانے کیلئے کہا تھا اور بعد میں ایک نوٹ کے ذریعے وزیر اعلیٰ کے معتمد سے ان پارکوں کے مقامات کی منظوری لی گئی۔ DDWP نے مورخہ 29/3/2007 کو زمین کی خریداری کیلئے کل 17.717 ملین روپے کے پی سی ون کی منظوری دی تھی، جن میں کرک کیلئے بھی 2.5 ملین روپے مختص تھے۔

(ب) اس میں شک نہیں کہ کرک صوبے کے پسماندہ ضلعوں میں شامل ہے، تاہم پارک کا قیام مقامی حکومت کی ذمہ داری میں آتا ہے اور عمومی طور پر کسی علاقے میں پارک کا قیام ٹاؤن کے بنیادی منصوبہ کا لازمی جز ہوتا ہے، جس کی تعمیر مقامی حکومت کرتی ہے اور کرک ٹاؤن شپ کے ماسٹر پلان میں بھی یقیناً یہ شامل ہوگا۔ پارک کے قیام کا بنیادی مقصد آبادی کو کھلی ہوا میں مقامی طور پر سیر وتفریح کے مواقع فراہم کرنا ہوتا ہے۔

(ج) یہ بات بالکل درست ہے کہ مذکورہ پارک کیلئے پچیس لاکھ روپے کا فنڈ ڈی آر او کرک کے پاس موجود ہے۔

(د) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ وقت پر مناسب زمین کے حصول میں دشواری کی وجہ سے محکمہ نے مذکورہ پارک کی تعمیر کا منصوبہ ختم کر دیا ہے۔

(ہ) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ سکیم مالی سال 2006-07 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل تھی جس کے تحت چار مقامات پر پارکوں کیلئے زمین کا حصول تھا۔ محکمہ سیاحت نے مختص شدہ رقم متعلقہ ضلعوں کے ڈی او آرز کو فراہم کی، تاہم ہری پور کے علاوہ گیارہ کنال، چار مرلہ زمین کے حصول کیلئے سیکشن فور کے تحت کارروائی کی گئی لیکن کسی ضلع میں بھی حصول اراضی میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی جسکے باعث مارچ 2008 میں تمام سکیم کو اے ڈی پی سے ڈراپ کیا گیا۔

576۔ بیگم یاسمین نازلی جسیم: کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کنڈ پارک صوابی سے حکومت کو آمدنی ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں تو مذکورہ فنڈ سے ضلع صوابی کی سڑکوں کی مرمت کیلئے کچھ رقم مختص کی جاتی ہے، اگر نہیں تو آیا حکومت ضلع صوابی کی سڑکوں کی مرمت کیلئے کچھ رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت): (الف) جی ہاں، سرحد ٹورازم کارپوریشن نے کنڈ پارک نجی شعبے کو لمبے عرصہ کیلئے پٹے پر دیا ہے جس سے کارپوریشن کو مناسب آمدن ہوتی ہے، یہ آمدن کارپوریشن اپنے اسٹیبلشمنٹ چارجز کے ساتھ ساتھ سیاحتی ترقیاتی سرگرمیوں پر بھی خرچ کرتی ہے۔

(ب) کنڈ پارک کی آمدن سے ضلع صوابی کی سڑکوں کی مرمت کیلئے رقم مختص نہیں کی جاتی بلکہ سڑکوں کی تعمیر ومرمت کیلئے صوبائی حکومت وقتاً فوقتاً سالانہ ترقیاتی فنڈز میں باقاعدہ رقم مختص کرتی ہے، جس میں صوبے کے تقریباً تمام اضلاع بشمول ضلع صوابی شامل ہیں۔

823 ۔ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر برائے سماجی بہبود وترقی نسواں ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ملاکنڈ آپریشن کی وجہ سے نقل مکانی کرنے والے لاکھوں متاثرین کی پناہ گاہ اور خوراک کیلئے اقوام متحدہ اور دیگر مقامی اور بین الاقوامی اداروں سے تعاون حاصل کیا تھا:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرین کی امداد کیلئے یو این ایچ سی آر کے تعاون سے ان کی رجسٹریشن کی گئی جس کیلئے یو این ایچ سی آر نے بھاری رقم محکمہ سوشل ویلفیئر کو فراہم کی تھی:

(ج) آیا یہ درست ہے کہ رجسٹریشن کیلئے عملہ تعینات کرنے میں میرٹ پالیسی کی دھجیاں اڑادی گئی تھیں یعنی اقرباء پروری، ذاتی پسند ونا پسند کی بنیاد اور بھاری تنخواہ پر نااہل افراد کی تعیناتی کی گئی تھی:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) رجسٹریشن کیلئے یو این ایچ سی آر سے لی گئی رقم کی تفصیل، تعینات شدہ سٹاف کی مکمل لسٹ، نام، ولدیت وپتہ، تنخواہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود): (الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ متاثرین کی امداد کیلئے یو این ایچ سی آر کے تعاون سے ان کی رجسٹریشن کی گئی جس کیلئے یو این ایچ سی آر نے ضروری اخراجات فراہم کیے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے، ایمر جنسی کو مدنظر رکھتے ہوئے عملہ کی تعیناتی ضروری تھی، لہذا بی اے پاس امیدواران کو ڈونر ایجنسی کی مقررہ کردہ تنخواہ پر رکھا گیا۔ مطلوبہ معلومات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں جناب حبیب الرحمان تنولی صاحب اور جناب واجد علی خان نے 22 و 23 جنوری 2010، جبکہ جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ، جناب شیر شاہ خان، جناب ایوب اشاڑی صاحب، جناب منور خان صاحب اور جناب شیر اعظم خان وزیر صاحب نے 22 جنوری 2010 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted. Item No.-----

جناب بشیر احمد بلور {(سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب، جو سوال آئے تھے اس سے پہلے ٹنل کے بارے میں-----

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں ٹھیک ہے-----

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کونسی دیوار؟

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بس وہ تو ہو گئی نا جی۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں دیوار سے ڈیم تو نہیں بن سکتا۔ دیوار بن گئی، اس پر جواب دیں گے نا ابھی۔ جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ د ټولو نه مخکښے زهٔ د پیښور لاء کالج سټوډنټس او د هغوی ایډمنسټریشن ته ویلکم کوم او بیا ورسره تاسو ته دا عرض کوم چه دا زمونږ د اسمبلئ د اجلاس نه مخکښے 21 تاریخ یا 20 تاریخ باندے زمونږ معزز رکن باندے حمله اوشوه، هغه زخمی شو، هسپتال کښے پروت دے او زما دلته یو ممبر هم دومره جوګه نه شو چه د هغه د صحتیابئ

د پاره دعا اوکړی، زهٔ به خواست اوکړم مولانا صاحب ته چه د هغه د صحتیابۍ د پاره دعا اوکړی او بیا د دوئ جواب به زهٔ اوکړم۔

جناب سپیکر: زهٔ به ورته وایمه۔ جی تاسو ما ته وایئ نو زهٔ به وایمه۔ حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: دعا اوکړئ چه زمونږ ملګرے اورنګزیب صاحب ته او د هغوی نورو ملګرو ته اللّٰه تعالیٰ صحت کامل او عاجل ورکړی۔ اللّٰه رب العالمین د نورو زخمیانو ته چه څومره دهماکو کښے یا هسے بیماران دی، ټولو ته صحت نصیب کړی۔

ایک آواز: آمین۔

حافظ اختر علی: اللّٰه رب العالمین د په دے ملک کښے عافیت او امن راولی، اللّٰه رب العالمین د په دے ملک کښے استحکام راولی۔ و صلی اللّٰه تعالیٰ علیٰ خیر خلقه۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیربلور صاحب، دا دوه سواله دی، یو ټنل والا او یو دا ګورنرهاؤس والا۔

کوہاٹ ٹنل کی بے وقت بندش اور گورنر ہاؤس جانے والی سڑک پر دیوار تعمیر کر کے رکاوٹ ڈالنا

سینیئر وزیر (بلدیات): جی ما لیکلی دی جی۔ زهٔ شکرګزار یمه د درانی صاحب هم، صابر شاه صاحب، قلب حسن صاحب او نلوټها صاحب هم خبرے اوکړلے، سپیکر صاحب، نه پوهیږم چه زما دومره مشران دی، دا دوئ دواړه خو زمونږ چیف منسټران صاحبان پاتی شوی دی چه دا حالات څنګه دی؟ دا تاسو اوګورئ پیښور ښار غوندے ځائے کښے چه په ایم پی اے باندے حمله کیږی، دا تقریباً هفته مخکښے زمونږ په دے ورور عالمګیر خلیل باندے حمله شوے ده، پرون نه هغه بله ورځ زمونږ په دے ایم پی اے حمله شوے ده او بیا د درے نه دا ټنل تیریږی، نو دے حالاتو کښے چه مونږه هلته ایکشن اخلو لګیا یو، وزیرستان کښے ایکشن لګیا دے کیږی، اورکزئی کښے ایکشن کیږی، دره کښے ایکشن

کیږي، سوات کښے لا پوره امن نه دے راغلے، د پېښور ښار دا حالات دي نو مونږ څنګه دا خپل عوام پرېږدو چه دا داسے دوئ ګرځي؟ دا د لاء اینډ آرډر خبرے دي او دے باره کښے مکمل طور باندے دا مونږ نه شو کولے چه کهلاؤ کړو، اتو پورے کهلاؤ شي او دلته بیا دا سبا څه واقعه اوشي، خدائے مه کړه، د هغے ذمه واري به څوک اخلي؟ سپیکر صاحب، زمونږه بدقسمتي دا ده چه دا مونږه د کوم وخت نه حکومت اغستے دے، زمونږ کوشش دا وو چه مونږ خبرو اترو باندے مسئله حل کړو خو تاسو اولیدل او زهٔ دا دعوے سره وایم او دا تاریخ ګواه دے چه پاکستان څه چه دنیا کښے هم داسے نه دي شوے چه داسے یوه لویه Insurgency، او هغه Insurgency زمونږ دے حکومت د خدائے په فضل سره شپږ میاشتو کښے دننه دننه ختمه کړه او نن تاسو لاړ شئ، سوات کښے اوګورئ د خدائے فضل دے، نن الیکشن روان دے۔ نن پنجاب کښے خلق الیکشن نه شي کولے او نن هغے پختونخوا کښے چه هغه سوات چه کوم د ملاکنډ داسے ځائے وو، هلته کښے د خدائے په فضل سره الیکشن روان دے او دلته وائي چه دا دیوال ولے خیژولے دے ګورنر صاحب؟ زمونږ هلته وزیرستان کښے ایکشن کیږي نو د فاټا مشر ګورنر صاحب دے، زمونږ د صوبے د ګورنر حیثیت د نورو صوبو د ګورنرانو نه مختلف دے، دا ټولے ایجنسئ د هغه Under دي او د هغه په وینا ټول هلته کار کیږي نو زمونږ دا فرض دي چه مونږ به د هغه حفاظت کوؤ۔ نن دلته ایم پی اے باندے حمله کیږي، په وزیرانو کیږي، په ما څلور حملے شوے دي نو دیکښے مونږ داسے رسک نه شو اغستے چه خدائے مه کړه سبا ماښام وخت کښے زما دراني صاحب روان وي او ټنل کښے څه بلاسټ اوشي نو بیا دراني صاحب به مونږ چرته نه پیدا کوؤ؟ مونږ به کوشش کوؤ چه حالات نارمل شي، مونږ به دا کوشش کوؤ چه خدائے د اوکړي چه هلته امن راشي۔ مونږه هم دا نه غواړو څنګه قلب حسن صاحب خبره اوکړه، قلب حسن صاحب خدائے مه کړه چه سبا روان وي او داسے ریموټ کنټرول سره دوئ والوزئ نو بیا به مونږ قلب حسن صاحب چرته نه راولو؟ نو سپیکر صاحب، حالات داسے دي چه مونږ ته حالات ټهیک نه دي۔ چه حالات ټهیک شول، Insurgency ختمه شوه نو دا مخکښے چه اتو پورے کهلاویدو نو هم دے حکومت کهلاؤ کړے وو، بیا به هم

کھلاؤ کړو خو لږ د مونږ ته ټائم را کړے شی چه زمونږ حالات د ملک دا سے دی، زمونږ د صوبے دا سے حالات نه دی چه مونږ دا سے رسک واخلو۔ سپیکر صاحب! بدقسمتی دا ده چه د سترګو پرانیستو خبره ده چه دا مونږ چه کوم، زهٔ بله ورځ سوات ته تلے وومه، زهٔ تاسو ته په دعوے سره وایم چه مینګوره کښے دومره رش وو، مینګوره بازارونو کښے چه زما د پیښور بازار کښے دومره رش نشته، دا سے هلته تاریخ کښے نه دی شوی چه یو دا سے Insurgency چا دومره زر کنټرول کړے وی سپیکر صاحب، مونږ ته خو دا پکار دی چه اپوزیشن مونږ ته شاباش را کړی چه پینتیس لاکھ آئی ډی پیز مونږ دلته ساتلی دی د دے دومره تکلیفاتو باوجود چه مونږ سره څه فنډز هم نه وو، زمونږ خپل څه دا سے دغه هم نه وو، هغے باوجود مونږه هغوی ساتلی دی۔ خدائے فضل سره دا هم تاریخ ګواه دے او تاریخ کښے چرته شوی هم نه دی چه مونږ دا پینتیس لاکھ آئی ډی پیز په خیر خیریت واپس کورونو ته اورسول، نو سپیکر صاحب، دا Appreciate کولو باوجود دوئ دا دیوار، دا ګورنر صاحب دیوار، دوئ وائی چه لاره نشته، لاره راشه زهٔ به ورته لاره اوښایم چه لاره شته۔ دوئ کوم خوا نه راځی، هم دا لارے ټولے شته خو که دا مونږه دومره سختی اونکړو نو سپیکر صاحب، دا ستاسو دا ټول هاؤس ګواه دے چه اوسه پورے هر جمعے په ورځ به تاسو اجلاس نه شو کولے ، تاسو به وئیل چه د جمعے په ورځ بلاسټ کیږی، مونږ اجلاس نه کوؤ خو هغه د خدائے فضل دے ، نن حالات دا سے دی چه مونږ دومره کنټرول کړل، پکار دی چه دوئ Appreciate کړی او دوئ الټا وائی چه دا لاره ولے بنده ده؟ لارے به نه بندوو، چیکینګ به نه کوو، خلق به نه نیسو نو دا به څه چل کوؤ؟ او چه مونږ دا سے ټول هر څه پریږدو او سبا خدائے مه کړه څه واقعه اوشی، دا ذمه واری څوک اغستے شی؟ دا خو زمونږه زمه واری ده او بیا وائی چه د ګورنر دلته څه کار دے ؟ ګورنر زمونږ د صوبے هیډ دے ، په هغه دلته Criticism نه شی کیدے آئین د لاندے او هغه د فاټا هیډ دے ، د هغه حفاظت زمونږ فرض دے ۔ که هغوی دا دیوال نه وے خیژولے نو دا به مونږه، دا Law and order situation زمونږ ذمه واری ده، د حکومت ذمه واری ده، مونږ دا دیوال به هم خیژوؤ، مونږ دا خلق به هم ایسارو، مونږ د دے چیکنګ به هم کوؤ او که دا هاؤس دا وائی چه

ټول دیوالونه مات کړئ، چیکنګ مه کوئ، بیا زمه واری د دوئ واخلی، مونږ ته هیڅ انکار نشته خو داسے حالات نه دی چه زهٔ داسے خبره اوکړم چه دوئ ته دا ذمه واری حواله کړم۔ کوشش کوؤ چه زر تر زره دا، زهٔ به، دا څنګه چه زمونږه رونړو خبره اوکړه، هغه کمشنر سره خبره کوم، کمشنر کوهاټ سره به هم خبره کوم، کمشنر پشاور سره به هم خبره کوم او که Possibility یے وی نو انشاء اللّٰه مونږ به د دے ټنل انتظامات اوکړو۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): دا سپیکر صاحب۔۔۔۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: څنګه چه بشیر بلور صاحب خبره اوکړه، خدائے فضل دے مونږ د اللّٰه تعالیٰ شکریه ادا کوؤ چه کله مونږ چیف منسټران وو، داسے حالات نه وو۔۔۔۔

سید محمد صابر شاه: جواب به ئے کوئ۔

قائد حزب اختلاف: او به کړو جی، جواب به راکړی۔ او چه څنګه بشیر بلور صاحب خبره اوکړه چه په سوات کښے هم دومره خلق ګرځی، مونږ چه دے ځائے ته د حیات آباد نه راځو، د رش وجه نه په یوه نیمه ګهنټه کښے زهٔ دے ځائے ته رارسمه او دا به د تاریخ یوه حصه وی چه د دے اسمبلئ مونږ کومه ټی۔اے/ ډی۔اے اخلو، هغه زمونږ حق نه دے ځکه چه مونږ یوه ورځ اجلاس کوؤ صرف ډیړه ګهنټه (تالیاں) او بیا دوه ورځے مونږ چهټی کوؤ۔ ما مخکښے هم په دے هاؤس کښے اووئیل، اخر یو حکومت چه د دے قابل نه وی چه د اسمبلئ اجلاس اوچلوی هغه به عوامو ته څنګه تحفظ ورکړی؟ (تالیاں) که چرته مونږ خپل ممبران د دے جوګه نه یو چه مونږ پوره هفته دلته اجلاس نه شو چلولے او بیا دلته چه زمونږ معزز ممبر پاسی او هغه وائی چه یره مونږ خو یوه نیمه ګهنټه کار کوؤ۔ سپیکر صاحب، دا څو ورځے اجلاس اوشو، د دے به تاسو ته ټول زهٔ ډیټیل درکړمه، تقریباً چهبیس دن زمونږ اجلاس دا روان چه دے په کاغذو کښے دے او مونږ کړے دے لس ورځے او په لس ورځو کښے ایک ګهنټه، پچیس

منټ مونږ صرف کارروائی کړے دہ، نو پہ چھبیس دن کښے مونږ دس گیارہ گھنټے د دے صوبے د عوامو خدمت کړے دے او ما تہ دا فگرز نہ دی معلوم چہ یوہ ورځ د دے اسمبلی باندے څومرہ اخراجات راځی نو مونږ پہ دے باندے جی حیران یو چہ دا خو حکومت پہ دے کنټونمنټ بورډ کښے دے او دے کنټونمنټ بورډ تہ چہ تۀ راننہ ووځے، زۀ قسم درتہ کومہ چہ کوم حیادار سړے وی، ھغہ د کور نہ سوچ کوی چہ زۀ بھر اوځمہ او کہ نہ اوځمہ؟ چرتہ د ډیگئی گوری، ټھیک دہ جی حالات خراب دی خو چہ نن پہ دے حالاتو کښے تاسو تہ معلومہ دہ او پہ دے اسمبلئ کښے دا حالات مونږہ وینو، دا بہ د تاریخ پورہ چہ دا دنیا ابادہ شوے دہ او دا پاکستان پکښے جوړ شوے دے چہ پہ خپل ملک کښے پینتیس لاکھ خلق مہاجر شی او خپلہ ضلع پریږدی او بل ځائے تہ لاړ شی، دا د حکومت ناکامہ پالیسی دہ۔ ټولہ صوبہ فوج او پولیس تہ حوالہ دہ، د سیاسی خلقو نہ ھیڅ قسمہ حکمت عملی نشتہ چہ دوئ څہ کار اوکړی، دا خو ډیرہ اسانہ خبرہ دہ چہ مونږ دا صوبہ فوج تہ حوالہ کړو او مونږ پہ آرام باندے کښینو۔ اوس بہ زۀ تاسو تہ داسے ھم پہ دے اسمبلئ کښے، پہ تیرہ ورځ باندے، اووایمہ چہ نن پہ دے صوبہ کښے د پی ټی سی آرډر ھم بریگیډئر صاحب کوی او زۀ بہ پہ Written کښے راولم دے ځائے تہ، او س کہ چرتہ پی ټی سی استاد ھم سټیشن کمانډر ټرانسفر کوی، بیا چرتہ تاسو اوگورئ چہ پہ دے صوبہ کښے عملی جمھوری حکومت چرتہ دے؟ ملاکنډ ډویژن پورا فوج تہ حوالہ دے، پشاور ډویژن فوج تہ حوالہ دے، کوھاټ ډویژن فوج تہ حوالہ دے، بنوں ډویژن فوج تہ حوالہ دے، ډی آئی خان ډویژن فوج تہ حوالہ دے، آیا ما خو دلتہ ډیر پہ ھمدردانہ الفاظ صرف دومرہ خبرہ اوکړہ چہ ساړھے تین بجے، ساړھے تین بجے جی ورځ دہ او د دے ځائے نہ مړے اغستے کیږی، پہ ایل آر ایچ کښے مړے اوشی د جنوبی اضلاع او ھغہ لاش پہ سړک باندے گرځوی او ټنل نہ کھلاویږی۔ نن مونږہ خپلہ مور چہ دلتہ پہ پیښور کښے پہ ایل ار ایچ کښے وفات شی، ھغہ مونږ پہ روډ باندے نہ شو گرځولے۔ روزانہ زمونږ کورونو کښے خلق ناست وی چہ مړے مے پروت دے، طریقہ راتہ اوکړہ چہ زۀ ئے واپس یوسمہ او آیا دا دے پیر صاحب خبرہ اوکړہ چہ گورنر ھاؤس سرہ دیوار لگیدلے دے، د دیوار لگولو اختیار د

گورنر سره دے او که د صوبائی گورنمنټ سره دے ؟ مونږ جی دلته په ډیر ادب سره مکمل په هر ځائے کښے تعاون کړے دے او کوؤ ئے ، د حالاتو نه هم خبر یو او دا همیشه چه هر چا وئیلی دی چه دا ما ته چه څه راغلی دی نو دا تیر وخت نه ما ته پاتے شوی دی، زۀ د خپل وخت ذمه دار یمه چه که زما په وخت کښے په سپاهی باندے چا لاس اچولے وی۔ زۀ د خپل وخت ذمه دار یمه که زما په وخت کښے چرته ایف سی سپاهی چا تختولے وی او انشاء الله مونږ کوشش کړے دے په سخته کښے ، د د ے نه انکار نه شوکولے چه څو پورے په افغانستان کښے دا لاوه وی، اثرات به ئے دلته وی خو دغه د ښه گورنمنټ حکمت عملی ده چه خپل خلق د War نه بچ کړی، هغه د جنگ نه بچ کړی۔ نن زمونږ دلته ایم پی ایز محفوظ نه دی، زمونږ زړه ته هم زور راځی، مونږه هم مسلمانان یو چه یو وروړ ئے درے میاشتے مخکښے شهید شی او بل وروړ بیا پرون نه هغه بله ورځ زخمی وی او هغه مور ما لیدلے ده، د عالمزیب او اورنگزیب مور ما لیدلے ده، پرون ئے فوټو راغلے وو، زۀ به په قسم سره اووایم چه ما ته خپله مور مخے ته اودریده چه هغه مور ما اولیده، د هغے اوښکے ما اولیدے نو زۀ مسلمان یمه خو په دے انداز باندے نه چه مونږ جمهوری لاره پریږدو، مونږ مذاکرات پریږدو او بیا په هغے باندے مونږ صرف او صرف، جنگ چه دے ، جنگ خو که سل کاله اوشی، د هغے نه بعد به یوه ورځ خبره کوے نو زۀ ډیر په ادب سره دا سوال کوم چه مخکښے هم دا تقریباً ، زمونږ ماښام ساړهے پانچ بجے بانگ اوشی او دا رڼا وی او نیمه گهنټه وروستو هم تیاره نه وی نو کم از کم دا ټنل د جنوبی اضلاع خلقو ته چهٔ بجے پورے خو آزاد شی کنه او بیا دومره پیسے چه دا وائی چه راغلے دی نو په هغے کښے اوس داسے سکینرز راغلی دی چه که د ټنل په دے سر ئے اولگوی نو هغه به ښائی چه په دے گاړی کښے دا شے دے او که هغه سکینر په هغه سائډ باندے اولگوی نو مونږه خو چغے ورته وهو چه تاسو سیکورټی د پاره کار اوکړئ، هغه سکینرز واخلئی چه د دے سر نه هم اولگوئ او د هغے سر نه هم خو دا خو د دے حل نه دے چه مونږ د هغه خلق پریږدو، هغه به دلته کښے نه راځی، نه به بیمار راوړے شی، نه به پخپله راتلے شی نو زۀ یو ځل بیا ډیر په ادب سره د گورنمنټ نه، هم دا خلق چه کله روډونو ته راوځی او بیا چغے وهی چه یره مونږ

به څنګه خپلو کورونو ته ځو نو زهٔ یو ځل بیا درخواست کوم په دے باندے د دوئ همدارانه غور اوکړی۔

جناب سپیکر :دا بزنس چونکه نن ایجنډه باندے نه دے ، یو دغه بحث شروع شو۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سینئروزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، درانی صاحب چه کومے خبرے اوکړے ، د هغے جواب کول ضروری دی۔۔۔۔

سیدمحمدصابرشاہ: جناب سپیکر صاحب، زهٔ یوه خبره کول غواړم۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سیدمحمدصابرشاہ: زما هم واوری کنه۔

سینئروزیر(بلدیات): نه، نه جی داسے نه ده ستاسو خبره۔ هغه سیاسی جوابونه به ورله ورکوم، ستاسو خبره زهٔ وروستو به اوکړم۔۔

سیدمحمدصابرشاہ: تاسو به بیا ورکړئ کنه، تاسو به جواب راکړئ کنه۔

سینئروزیر(بلدیات): تاسو به بیا اوکړئ، ما ته اجازت راکړئ چه زهٔ درته، درانی صاحب چه څه اوفرمائیل، د هغے خبرو جواب درکړم۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو دے خوا ما ته لږ توجه اوکړئ۔۔۔۔

سیدمحمدصابرشاہ: سپیکرصاحب، زهٔ د دوئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، ما ته توجه اوکړئ۔ دا ایجنډا چه کومه پاتے ده، دا به پریږدئ ؟

سینئروزیر(بلدیات): خیر دے جی ایجنډا د پاتے شی، دا ضروری خبرے دی جی۔ دا خو دوئ داسے خبرے اوکړے چه I have to answer this question، دا خو پولیټیکل خبره ده، زهٔ څنګه دا خبره داسے پریږدم ؟

جناب سپیکر: بنه اود ریږه دوه منټه، پیر صاحب له ورکړئ، بیا تاسو جواب ورکړئ۔

سینئروزیر(بلدیات): دوئ له اوس ورکړئ، بیا ما ته راکړئ۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! زۀ خو مشکور یمه، ما خو وئیل چه شاید دے ټائم نه به دوئ فائده واخلی او بلور صاحب به جواب رانکړی خو مشکور یمه دوئ مونږ ته جواب راکړو او خپل یو جمهوری حق ئے ادا کړو او زۀ د دوئ د دے شی هم ډیر زیات قدر کوم، د بلورصاحب چه دا ګورنر چه کوم په دے صوبه کښے ځان غیر محفوظ ګڼړی او ګورنر دا محسوس کوی چه جناب، زما د دے چاردیواریٔ نه، د دے جیل خانے نه چار چاپیره چه څومره لارے دی، دا د بند کړے شی او بلور صاحب دا وزن په خپل ځان باندے واغستو چه جناب، چه دا دیوار مونږه خیژوؤ لیکن حقیقت دا دے چه دا ګورنر چه کوم دے ، دوئ په دے صوبه کښے خپل ځان غیر محفوظ ګڼړی ورنه بلور صاحب که دغه خبره وی او دا دیوالونه ضروری وی او تاسو دا محسوس کوئ نو مونږ درته وایو ګورنر مونږ د پاره دویم پوزیشن لری، پهلا پوزیشن بیا زمونږ د وزیر اعلیٰ دے ، بیا خو پکار دا ده چه وزیر اعلیٰ هاؤس ته څومره لارے روانے دی، دا لارے بند کړه، د هر غاړے نه لارے بند کړه، لوئے لوئے دیوالونه اوخیژوه خو خبره دا نه ده، خبره دا ده چه ګورنر چه کوم دے ، هغه په مونږ باندے ، زمونږ په دے انتظام باندے ، زما په ایډمنسټریشن باندے ، په حکومت باندے ، دوئ چه چار چاپیره دیوالونه خیژوی، دوئ زما په حکومت باندے عدم اعتماد کوی۔ دا منم چه دا دیوال چه کوم دے ، صوبائی حکومت لګیا دے خیژوی لیکن زۀ تاسو ته دا وایم بلور صاحب، چه ګورنر ته دا اووایئی چه ګورنر صاحب، د خلقو لارے مه بندوه، که تا ته ډیره خطره ده، ډیره خطره ده نو یو لوئے ګراؤنډ دے جناب، درے څلور دیوالونه ورته جوړ کړئ چار چاپیره چه یو نه راځی، بل مخکښے په دے دغه کښے دننه ورته جوړ کړئ او خدائے قسم هیڅ هم ورله نه کیږی چه یو سړے د ګورنر هاؤس نه بهر نه اوځی، چه یو سړے د چا سره ملاقات هی نه کوی، چه یو سړی سره دومره وخت نشته چه د دے اسمبلی رولز وائی، تقاضا کوی چه دے به دے هاؤس خطاب کوی، چه هغه ګورنر سره دے د پاره وخت نشته، زۀ نه وایمه چه دا فاضل پرزه چه کوم دے ، د هغے د تحفظ تاسو ولے کوئ؟ ولے چه زمونږ ګورنر دے ، د هغه باره کښے زۀ داسے ګستاخانه الفاظ نه استعمالوم، وایم چه نه، وایم زۀ دا خو که جناب۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب هسے رولز کښے دا نشته۔

سید محمد صابر شاہ : رولز خبره دا ده جناب، چه دا دیوالونه ختم کړئ۔ که هغه غیر محفوظ وی، هغه له چار دیوارئ پسے چار دیواری اوکړئ لیکن زما د صوبے د عوامو لارے چه کومے دی، دا په ما باندے مه بندوئ۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! چه د دوئ کوم دے ، صابر شاه صاحب چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! جواب دے دیں مختصر پیارے میٹھے الفاظ میں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مختصر خو نه شی کیدے جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، نہیں، مختصر تو نہیں ہو سکتا، میں تو پورا جواب دوں گا، یہ تو تیس سال کا جھگڑا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت میٹھے انداز میں جواب دے دیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: ہم یہ بلاکس کی بات کرتے ہیں، یہ جو پتھر آپ نے رکھے ہیں، اس کی بات کرتا ہوں، وہ تو ہٹا دیں کم از کم یہ تو آسان کام ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ دیکھیں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ، وہ پتھر، وہ پتھر، آپ حکم کریں، وہ پتھر ہم ہٹا دیں گے۔ آپ کیوں جھگڑا کرتے ہیں، ہم تابعدار ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلدیات): ہم تابعدار ہیں جی بس، ہم تابعدار ہیں، آپ حکم کریں۔

جناب سپیکر: یہ سائڈ میں خود بھی دیکھوں گا جی۔ آپ کے کہنے پر میں خود بھی دیکھوں گا، اگر وہ ہوا تو ہٹا دیں گے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ستاسو شکرگزار یمه۔ زمونږ سابقه چیف منسټر، درانی صاحب خبرے اوکړلے چه زمونږ حکومت کښے دا نه وو او زمونږ حکومت کښے دا نه وو، صرف یو تاسو ته یادهانی کوم چه دا نن نه دیرش کاله مخکښے چه کوم وخت افغانستان کښے جهګړه وه نو هغه وخت کښے زمونږ مشرانو دا خبره کوله چه دا د روس او د امریکے جنګ دے او دوئ به دا وئیل چه دا د اسلام جنګ دے، نو هغه د اسلام جنګ وو؟ مونږ هغه وخت دا خبره کوله چه دا د اسلام جنګ نه دے، دا د روس او د امریکے جنګ دے، نن تاسو دنیا کښے اوګورئ، دنیا اوکتله چه حالات خراب شو، نن امریکه په خپله راغلله نو امریکه وائیل چه د روس خلاف جنګ شروع شوے وو او کله روس او د امریکے بیلنس چه ختم شو نو نن امریکه چه ده، هغه افغانستان کښے ناسته ده، نن عراق کښے ناسته ده، نن هغه ټول پاکستان کښے یو سپر پاور پاتے شو، مونږ هغه وخت وائیل چه دا مه کوئ نو دا غلط، هغه ډالرے راتلے نو د اسلام جنګ وو، د اسلام جنګ نه وو، دا د روس امریکے جنګ وو۔ هغه حالات داسے خراب شوی وو، بیا دوئ دا خبره اوکړه چه زمونږ وخت کښے څه نه وو، زهٔ وایم چه دا ملک سعد کوم وخت کښے دلته شهید شوے وو؟ زهٔ دا تپوس کوم چه هغه ایس پی سوات کښے څنګه شهید شوے وو، کوم وخت کښے شهید شوے وو؟ دا مولانا حسن جان صاحب، زمونږ مشر، د دوئ ټولو مشر کوم وخت کښے شهید شوے وو؟ د دوئ هغه عابد، ډی آئی جی کوم وخت کښے شهید شوے وو؟ سپیکر صاحب، دا خو یو میاشت دوه میاشتو کښے دغلته کښے ټریننګ کیمپونه جوړ شوی وو د فضل الله چه دومره لوئے سړے شو، میاشت دوه کښے شوے وو دا خو دوئ پینځو کالو کښے د هغوی تپوس نه کولو، هغوی ته ئے سترګے پټے کړے وے۔ (تالیاں) د دوئ کوشش دا وو چه هر څه ورته اوکړی او مونږه هغه ایسار کړل۔ د دوئ مشر وئیلی وو، مولانا فضل الرحمن صاحب وئیلی وو چه "*مارگلہ کی پہاڑیوں تک دہشت گرد پہنچ گئے ہیں*"، خلقو به وائیل چه *پشاور جو ہے، وہ* Fall *ہونے والا ہے*، مونږ د خدائے په فضل سره په هغے باندے مو سینه ورله ورکړله او د دوئ په شان ځان مو نه پټولو، میدان ته اودریدو مونږ، ورباندے ایکشن مو

واغستو۔ نن د خدائے په فضل سره تاسو اوګورئ فضل الله او د هغوی ملګری چرته دی؟ نن د خدائے فضل سره زما ملګری هلته ولاړ دی الیکشن کوی۔ نن سوات کښے څنګه حالات دی؟ دوئ فوج غوښتے وو خو بیا ویریډل ایکشن ئے نه اغستو۔ فوج لاړو، مونږ اودریدو، ما وئیل چه بالکل ایکشن اخلئ، مونږ تاسو سره یو۔ (تالیاں) فوج سره اووه کروړه عوام ولاړ دی، دا حکومت ورسره ولاړ دے او مونږه ایکشن اغستے دے او په ایکشن فخر هم کوؤ نن هغه *مارگلہ کی پہاڑیوں پر جو پہنچے ہوئے تھے، وہ کدھر ہیں آج؟ وہ تو گلیوں میں اور کہیں غاروں میں چھپ رہے ہیں، کوئی افغانستان بھاگ رہاہے اور کوئی کدھر اور بھاگ رہاہے*، نو هغه وخت کښے خو دوئ دا خبرے کولے خو بیا دوئ اووئیل چه *گورنر صاحب کسی سے ملتے نہیں ہیں، میرے خیال میں ہر ایم پی اے صاحب گورنر صاحب سے ایک ایک دو دفعہ مل کر آیا ہے، کیوں نہیں ملتے ہیں؟* بیا دوئ دا وائی چه زمونږ دا حالات چه دی، دا دوئ خراب کړی دی، مونږ په دے فخر کوؤ چه مونږ دا حالات کنټرول کړل، مونږ په دے فخر کوؤ چه مونږ جنوبی اضلاع کښے د خدائے فضل سره امن راوستو۔ سپیکر صاحب، د دوئ په وخت کښے هنګو کښے هور لګیدلے وو، دا زما د هنګو ملګری ناست دی، زما خیال دے یو آفیشل هم هلته نه وو تلے او دا هغه بله ورځ دے مروتو کښے بلاسټ اوشو، دے شاه حسن خیل کښے، مونږ لاړو، وزیر اعلیٰ، مونږ وزیران ټول تقریباً، سینئر منسټران دواړه، رحیم داد خان او زهٔ وومه، میاں صاحب وو او وزیر اعلیٰ صاحب، مونږ لاړو، کور په کور مونږ هلته ټولو ته پیسے نغدے هغه وخت کښے ورکړے، د کورونو پیسے مے ورله ورکړے او بیا سپیکر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب باره کړوړ روپئی سینکشن کړے چه مونږ به هغه ماډل ویلج جوړوؤ۔ مونږه خو خپل هر څه، د آئی ډی پی پیسے مونږ د دے دهشت ګردو خلاف لګوؤ، مونږه خپل ځانونو باندے لوبے کوؤ او دوئ وائی چه دا هم د دوئ کارستانی ده؟ مونږ په دے فخر کوؤ او ولاړ یو، انشاء الله دا دهشت ګرد به ختموؤ او د دوئ هغه پالیسی چه وه، هغه ناقصه پالیسی وه، (تالیاں) غلطه پالیسی وه او مونږ په دے پالیسئ باندے عمل کوؤ او دا بیا هم ورته وایم، ما ورته عرض

او کړو چه زهٔ کمشنر کوهاټ سره به هم خبره کوم، کمشنر پیښور سره به هم خبره کوم، د دے ټنل ټائم به انشاء الله مونږ Extend کوؤ۔ مهربانی جی۔

تحاریک التوائے کار

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Abdul Akbar Khan to please move his Adjournment motion No. 118, in the House. Janab Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دیجائے جو کہ ضلع مردان میں پی ایس ٹی کی خالی پوسٹوں پر تقرریاں نہ کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔ چونکہ کئی سالوں سے سکول خالی پڑے ہیں اور بچے تعلیم سے محروم ہیں، اسلئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دیجائے۔

جناب سپیکر! یہ پرائمری سکول ٹیچرز کی جو Appointments کا مسئلہ ہے، ہم سکولز تو بناتے ہیں، لاکھوں کروڑوں روپے ان پر خرچ کرتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ بچے یہاں پر سبق پڑھیں گے لیکن جب ان کیلئے استاد نہیں ہوگا، جب ان کو پڑھانے کیلئے کوئی نہیں ہوگا تو سکول میں بچے کہاں سے آئیں گے؟ جناب سپیکر! اگر آپ اپنے اے ڈی پی پر غور کریں تو آپ ہر سال میں اگر ایک ایم پی اے کو ایک پرائمری سکول دیتے ہیں تو ہر ایم پی اے کی Constituency دو لاکھ کی آبادی پر، یہ میں جناب سپیکر، 1988 کا جو Census تھا، اس کی آبادی کی بنیاد پر کہتا ہوں کہ تقریباً ایک لاکھ، اسی ہزار، دو لاکھ کی آبادی پر مشتمل ایک ایم پی اے کی Constituency ہوتی ہے، اب اگر 3% بھی آپ 'پاپولیشن گروتھ' لے لیں تو چھ ہزار بچے آپ کے ہر حلقے میں پیدا ہوتے ہیں، اب جناب سپیکر، اگر Mortality rate کو نکال کر اور 30% بھی آپ لٹریسی ریٹ کو لے کر، 30% اگرچہ ہمارے لوگ کہتے ہیں کہ جی یہ چالیس اور پچاس اور ساٹھ تک پہنچ چکا ہے لیکن اگر 30% لے لیں تو چودہ سو بچے ہر سال ہر Constituency میں School going ہوتے ہیں۔ اب جناب سپیکر، جب چودہ سو بچے School going ہوتے ہیں اور آپ ان کیلئے ایک سکول بناتے ہے، جناب سپیکر، میں۔۔۔

Mr. Speaker: Attention please, attention jee.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر چودہ سو بچے ہر سال School going ہوتے ہیں Mortality rate نکال کر اور literacy rate 30% پر، تو جناب سپیکر، آپ جب دو کمروں کا سکول بناتے ہیں ایک Constituency میں تو چودہ سو بچے ان دو کمروں میں کیسے پڑھیں گے؟ یہ میں

30% literacy rate کی بات کرتا ہوں اور اس کے باوجود بھی کہ وہ جو آپ سکول بناتے ہیں، وہاں پر بھی استاد نہیں ہے اور جناب سپیکر، خاصکر جو Far flung areas ہیں، خاصکر جو Hilly areas ہیں، وہاں پر جب Settled areas میں پوسٹیں خالی ہوتی ہیں تو وہاں پر جو اساتذہ ہیں، وہ اپنی ٹرانسفر کراتے ہیں نزدیک ترین سکولوں میں، تو آپ یقین کریں کہ میرا حلقہ مردان میں سب سے زیادہ Far flung area ہے اور تقریباً Schools 50% خالی پڑے ہوئے ہیں، لڑکیوں کے تو میرے خیال میں 80% خالی ہیں لیکن Male کے Schools 50% خالی ہیں، بلڈنگیں ہیں، بچے ہیں لیکن وہاں پر پڑھانے والا کوئی نہیں اور کئی سال سے حکومت انٹرویو پہ انٹرویو کر رہی ہے، تقریباً دو سال سے یہ انٹرویو پہ انٹرویو کر رہے ہیں اور ابھی اس انٹرویو کے اوپر ستمبر میں پھر انٹرویو ہوا ہے اور اگر فروری مارچ تک اس پر Appointment نہیں ہو سکی جناب سپیکر، تو پھر وہ انٹرویو بھی کالعدم قرار دیا جائیگا اور پھر درخواستیں طلب کی جائیں گی اور پھر انٹرویو کیا جائے گا۔ جناب سپیکر، چونکہ یہ بچوں کے مستقبل کا معاملہ ہے، یہ معصوم غریب بچوں کے مستقبل کا معاملہ ہے، اسلئے میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کیلئے اور تو چھوڑیں، یہ پرائمری سکول میں کم از کم اساتذہ تو بھرتی کر دیں۔ جو انٹرویو آپ نے کر دیئے ہیں، ان پر تو آپ میرٹ کے مطابق Appointment کر دیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب بابک صاحب، مختصر سا جواب دے دیں، نماز کا وقت ہو رہا ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر! نماز کیلئے وقفہ کریں، اسمبلی میں بھی وقفہ آتا ہے، اب نماز کا وقت ہو رہا ہے، آپ دیکھیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھیں جی، آپ بیٹھیں۔ جی جناب بابک صاحب۔

<u>سردار حسین بابک (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ دا عبدالاکبر خان صاحب، نن د خوش قسمتئ خبره ده چه په ننے ورځ باندے مونږ په مردان کښے د پی ایس ټی آرډ رونه کړی دی او کاپی ئے ما سره ده، زۀ به ئے عبدالاکبر خان صاحب له اوس ورکړم چه دا آرډرونه مونږه نن کړی دی۔ دا چه کومه Pending Issue وه، هغه د ډیر وخت نه پرته وه او حقیقت دا دے چه مخکښے هم په دے باندے ډیر زیات بحث شوے وو، بیا ستاسو په علم کښے ده چه هلته کښے ای۔ډی۔او Suspend شو ځکه چه هلته پکښے لږ Nepotism شوے وو او میرټ صحیح نه وو جوړ شوے، هغه میرټ بالکل، پی ایس ټی آرډرونه نن

مونږ او کړل، کاپی به زهٔ عبدالاکبر خان صاحب له ورکړمه او دا راروان چه کوم نور کیټیګریز دی، انشاء الله زر تر زره هغے باندے کار روان دے او هغه----

جناب سپیکر: نن څومره آرډر ونه اوشو؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا خو زما یقین دے سر، ما شمارلی دی او ما ته کاپی ملاؤ ده، دا سو پورے دی غالباً، سر More than hundred جی انشاء الله که خیر وی، More than hundred دی جی دا۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ جی عبدالاکبر خان صاحب! تاسو څه وایئی؟

جناب عبدالاکبر خان: زهٔ خو جی صرف دا وائیل غواړم چه دا Male, female دواړه 100 دی او که نه صرف 100 Female یا 100 Male دی؟ دا صرف 100 Male دی، منسټر صاحب د جی Commitment اوکړی چه دا Female به هم زر، یو ورځ دوه درے کښے اوکړو نو زهٔ به پریس کوم نه په دے خپل ایډجرنمنټ موشن باندے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل جی، زمونږه پورا پورا کوشش دے چه څومره زر دا Appointments مونږ کولے شو، انشاء الله دومره زر به دا مونږه اوکړو۔ انشاء الله که خیر وی ډیر زر به دا مونږه اوکړو۔

Mr. Speaker: Next. Mr. Akram Khan Durrani Sahib to please move his adjournment motion No.123. Janab Akram Khan Durrani Sahib.

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب،295؟

جناب سپیکر: ہاں جی؟

قائد حزب اختلاف: یہ 295-----

جناب سپیکر: 295 نہیں ہے، یہ ادھر تو 123 آیا ہے، بجلی، گیس لوڈ شیڈنگ والا۔

قائد حزب اختلاف: نہیں جی، وہ تو میرے پاس کسی نے نہیں رکھا ہے۔

جناب سپیکر: یہ آج آپ نے ایڈمیشن کیلئے-----

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، شکریہ۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد میں بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ نے

عوام کو مشکلات سے دوچار کر دیا ہے، عوام کی معمول کی زندگی کو غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ نے تباہ کیا ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے-----

جناب سپیکر: جی؟

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: ہاں جی؟

قائد حزب اختلاف: زۀ به خبرے پرے اوکړم، بیا به ئے Accept کړو- جی محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره ډیره مننه، شکریه-----

جناب سپیکر: دا تاسو Admit کول غواړئ جی؟

قائد حزب اختلاف: جی هاں، په دے باندے زۀ تاسو ته به مخکښے خبرے اوکړم جی- محترم سپیکر صاحب! تاسو-----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion under Rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion under Rule 73.

قائد حزب اختلاف:: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه جی- تاسو جی اوګورئ چه زمونږ په دے صوبه کښے چه ګومره، زمونږ پوره صوبه، ټول ښارونه او کلی د دے تکلیف سره مخامخ دی، که هغه د بجلئ لوډشیډنګ دے او که د ګیس لوډ شډنګ دے-----

جناب سپیکر: او جی، دا خو هسے Admit شو کنه، بله ورځ پرے ټائم ایږدو-----

قائد حزب اختلاف: نو زۀ ورباندے-----

جناب سپیکر: لږ ټائم دے جی، دا ایجنډا لږه اوباسمه جی- شکریه-

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7; 'Call Attention Notices'. Mr. Taj Muhammad Khan Tarand and Mr. Israrullaha Khan Gandapur, to

please move their identical Call Attention Notice No. 265 and 293, one by one.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان، پہلے ترند صاحب۔ تاج محمد ترند صاحب۔

تاج محمد خان ترند: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم اور عوامی مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مرکزی حکومت نے ان تمام سرکاری ملازمین کو جو سیاسی بنیادوں پر نوکریوں سے نکال دیئے گئے تھے، بحال کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن بد قسمتی سے ہمارے صوبے میں اس اعلان پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے ان تمام ملازمین اور ان کے خاندانوں میں بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت سے گزارش ہے کہ ان تمام ملازمین کو جو سیاسی بنیادوں پر نکالے گئے تھے، کو فوری بحال کرنے کیلئے اقدامات کرے تاکہ ان غریب ملازمین کو ایک بار پھر روزگار مل سکے۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، جناب۔ سر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، پہلے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں سر، آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مرکزی حکومت کی طرف سے 97-1996 کے برطرف ملازمین بحال ہو جانے کے بعد صوبائی ملازمین کی بحالی کا معاملہ تاحال التواء کا شکار ہے، جس سے ان میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں سر، میری یہ تجویز ہے، کیونکہ لیڈر آف اپوزیشن کے پاس بھی ایک وفد آیا تھا، اگر آپ اجازت دیں تو یا تو اگر آپ چھٹی کرتے ہیں، ابھی نماز کیلئے بریک کرتے ہیں تو پھر بریک کے بعد ہم آتے ہیں یا پھر اس کو ہم ایڈجرنمنٹ موشن میں Convert کرنے کیلئے، تاکہ اس پر Detailed discussion ہو جائے اور گورنمنٹ بھی تیار ہو کے ہمیں جواب دے دے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ایڈجرنمنٹ موشن ایک ایڈمٹ ہو چکی خان صاحب کی، آپ دوسری۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، آج کیلئے میں پریس نہیں کرتا، آج کیلئے میں پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی پھر گورنمنٹ کی طرف سے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات)): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ، بسم اللہ، پڑھیں۔ جی بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): یہ جہاں تک څنګه چه زمونږ د ورور دا ایډجرنمنټ موشن دے، دا کال اټینشن نوټس دے د تاج محمد خان، دے باره کښے دوئ دا وائی چه مرکزی حکومت، چه کوم کسان ویستے شوے وو مخکښے په سیاسی بنیاد باندے، هغه دوباره د بحال کړے شی نو دا ورته عرض کوم چه دے د پاره مونږه یوه کمیټی جوړه کړے ده، هغے کښے زهٔ هم یم، عبدالاکبر خان هم دے پکښے، مونږ ټول سیکرټریان هم راغوښتی دی او دیکښے مونږ هغوی نه دا رپورټ غوښتے دے چه هره یوه محکمه د خپل پوره رپورټ اوښائی چه د دوئ څومره کسان هغه وخت کښے ویستلی شوی وو؟ چه هغه مونږه اوګورو نو هغے نه پس بیا دیکښے One point some billion rupees د هغے پیسے پرے جوړیږی نو هغه مونږه فیډرل ګورنمنټ ته Request کوؤ به چه مونږه ته هغه پیسے راکړی۔ اوسه پورے فیډرل ګونمنټ هم، چه چا اعلان کړے دے-----

(قطع کلامی)

سینئر وزیر (بلدیات): چا؟ پرائم منسټر صاحب اعلان؟ هغه به پوره، خپل محکمو کښے هغه خلق ئے نه دی اغستی نو دے د پاره مونږ دا کمیټی جوړه کړے ده، مونږ په دے کار لګیا یو او انشاء الله زر تر زره کوشش کوو چه دا خلق د Accommodate شی۔

جناب سپیکر: دا دے باندے کار لږ زر اوکړئ چه دا اهم ایشو ده چه زر Resolve کیږی جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): دے باره کښے سندھ والو نه مونږ تپوس اوکړو، هغوی وائی چه مونږ خو لا کمیټی نه ده جوړه کړے، مونږ پنجاب نه تپوس اوکړو، پنجاب وئیل چه مونږ لا کمیټی نه ده جوړه کړے، بلوچستان نه مو تپوس اوکړو، هغوی وائی چه مونږ خو لا څه هم نه دی کړی، مونږ خو دے باندے کار هم روان دے کوؤ لګیا یو خو انشاء الله کوشش کوؤ چه زر تر زره دا کار اوکړو۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! پرون ما ته یو Delegation راغلے وو، اخبار کښے هم راغلی دی، دا پوره یو نین دے او دا پانچ هزار خلق دی نو دا خو جی د

ډیر وخت نه، تقریباً دوه کاله اوشو چه په دے باندے څه هغه نشته دے، تاسو گورنمنټ نه یو Time limit اوغواړئ چه هغه یو میاشت غواړی دوئ، پندره دن غواړی په هغے کښے چه د دے مسئلے څه یو حل رااوزی۔

جناب سپیکر: دا مے ورته اووئیل۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: 'Call Attention' دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جس طرح بشیر خان نے کہا، اس پر گورنمنٹ نے کمیٹی بنائی ہے، ہم دونوں اس کے ممبر ہیں لیکن جناب سپیکر، چونکہ وہ قانون جو ہے، وہ تو فیڈرل قانون ہے، وہ تو فیڈرل گورنمنٹ نے آرڈیننس نکالا ہے، وہ ملازمین جو فیڈرل سے تعلق رکھتے ہیں، وہ آرڈیننس اس کو Cover کرتا ہے، ہمارے صوبے میں بھی ملازمین ہیں، ان کیلئے ہمیں اپنی Legislation کرنی پڑے گی، اپنا ایک ایکٹ بنانا پڑے گا اور یہ قانون سازی کرنی پڑے گی لیکن اس میں کچھ پوائنٹس ہیں اور دوسری بات جو اس میں یہ ہے کہ جو لسٹ منگوائی گئی تھی، وہ تو صرف Terminated lecturers کی تھی۔ ان سولہ سالوں کے دوران کچھ لوگ وفات پا گئے، کچھ لوگ باہر ملک کو چلے گئے، کچھ لوگوں نے کہیں اور ملازمت اختیار کی تو ہم نے کہا کہ ہمیں Factual position, actual position بتا دی جائے تاکہ کل کتنے ہیں اور اس پر کتنا خرچہ آئے گا؟

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! میں تو آپ کو ہر وقت یہی کہتا ہوں کہ آپ لوگ Legislation پر آئیں، Private Member's Bill لے آئیں لیکن آپ ادھر تقریریں سب شوق سے کرتے ہیں اور Legislation کی طرف کوئی نہیں آتا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، 'منی بل' ہم نہیں لا سکتے۔ 'منی بل' تو گورنمنٹ کے بغیر ہم نہیں لا سکتے، اس میں تو پیسوں کا معاملہ ہے، اس میں تو تنخواہیں دینی پڑیں گی۔

جناب ثاقب خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Ji, Nighat Orakzai Bibi, to please move her 'Call Attention Notice' No. 267. Nighat Orakzai Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: محترم جناب سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سنیں تو سہی سر، کمیٹی کے ممبران، ایک ممبر ایک بات کر رہا ہے، دوسرا دوسری کر رہا ہے تو اسی وجہ سے تو میں نے کہا کہ ایڈ جرنمنٹ موشن اس پر لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ دے دیں نا، ایڈ جرنمنٹ موشن اس پر لے آئیں نا۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: بس چیئر کی طرف سے ہدایت ہے سر، ہم 25 کو آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لے آئیں، لے آئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: محترم جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ فوری نوعیت اور ایک دلخراش واقعہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں جو کہ 3 جنوری 2009 کی رات موضع ڈھیری باغبان پشاور میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی ای۔این۔ٹی وارڈ کی ملازمہ، خالہ مسماۃ حیات بیگم کے ساتھ پیش آیا جس میں ان کے خاوند اور دو بیٹوں کو رسیوں سے باندھ کر پھانسی دی گئی، انتہائی سفاکی اور بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے اور ان کے چہرے مسخ کر دیئے گئے ہیں اور مسماۃ حیات بیگم کے سر پر ٹوکے کا وار کر کے شدید زخمی حالت میں مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے، جسے صبح پڑوسیوں نے خون میں لت پت دیکھ کر لیڈی ریڈنگ ہسپتال پہنچا دیا لیکن ہسپتال والوں نے اپنی ہی ملازمہ کا باقاعدہ علاج کرنے کی بجائے اس کے سر پر صرف ایک پٹی لپیٹ کر اس کو وارڈ میں منتقل کر دیا۔ ہسپتال کے کلاس فور ملازمین جب اس کی بیمار پرسی کیلئے گئے تو انہوں نے مجروحہ کے سر سے خون نکلتے دیکھ کر واپس سٹریچر پر ڈال کر آپریشن تھیٹر لے گئے جہاں پر اس کے سر پر چون ٹانکے لگائے گئے۔ ہسپتال انتظامیہ کی مبینہ غفلت اور تاخیر پر ہسپتال کے کلاس فور ملازمین سراپا احتجاج ہیں لیکن موقع کی نزاکت کو دیکھ کر چیف ایگزیکٹیو لیڈی ریڈنگ ہسپتال نے مجروحہ کے علاج میں مبینہ غفلت اور تاخیر پر معذرت کی اور کلاس فور ملازمین نے چیف ایگزیکٹیو کی معذرت کو قبول کرتے ہوئے صرف مجروحہ کے ساتھ دلی ہمدردی اور قاتلوں کی گرفتاری کیلئے اپنا احتجاج جاری رکھا۔ چونکہ ظلم اور سفاکی کے خلاف پر امن احتجاج کرنا ہر کسی کا حق ہے لیکن ہسپتال انتظامیہ نے مذکورہ احتجاجی مظاہرے کو غلط رنگ دیکر اور اپنی غفلت اور لاپرواہی پر پردہ ڈالنے کیلئے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے کلاس فور ملازمین کے صدر (مسٹر وارث خان) کو تبدیل کر کے ڈائریکٹر جنرل محکمہ صحت رپورٹ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ہسپتال انتظامیہ کے اس انتقامی اقدام سے کلاس فور ملازمین میں اشتعال مزید بڑھ گیا اور انہوں نے مزید احتجاجی پروگرام ترتیب دے دیا ہے اور احتجاجی مظاہروں کا پروگرام پشاور اور صوبے کے دوسرے ہسپتالوں تک پھیلنے کا خدشہ ہے۔ جناب سپیکر، میں اس موقع کی نزاکت کو دیکھتے

ہوئے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے کلاس فور ملازمین کے صدر مسٹر وارث خان کا تبادلہ اس ہاؤس کے توسط سے منسوخ کرانے کی التجا کرتی ہوں اور حیات بیگم کے علاج میں تاخیر اور مبینہ غفلت برتنے پر متعلقہ ڈاکٹروں اور عملہ کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی درخواست کرتی ہوں کہ مجروحہ اور اس کے خاوند کو بے دردی سے قتل کرنے والے سفاک قاتلوں کو فوراً گرفتار کرنے کیلئے جلد اقدامات کئے جائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، بی بی۔ گورنمنٹ کی طرف سے کون؟ جی بشیر بلور صاحب، ہیلتھ منسٹر تو نہیں ہیں میرے خیال میں، کیا کروں؟

<u>جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب! اگر اس کو Pending کر دیں آج تاکہ ہیلتھ منسٹر ہوں موقع پر، صحیح طریقے سے بات کی جائے، تو بہتر ہوگا جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, this is kept pending.

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

<u>Mr. Speaker:</u> Muhammad Ali Shah Bacha, Chairman, Standing Committee No. 5 on Agriculture, Livestock and Cooperation to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee under rule 185 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules,1988. Mr. Muhammad Ali Shah Bacha Sahib, please.

<u>Syed Muhammad Ali Shah Bacha:</u> Thank you very much, Sir. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of N.W.F.P. Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that time for presentation of report of the Standing Committee No. 5 on Agriculture Livestock and Cooperation Department may be extended till date, and I may be allowed to present the report in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved and the question is that extension in period may be granted to the honorable Member to present the report of Standing Committee No. 5 on Agriculture Livestock and Cooperation? Those who are in favor may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The "Ayes" have it. The extension in period for presentation of the report is granted. Mr. Muhammad Ali Shah Bacha, Chairman Standing Committee No. 5 on Agriculture, Live Stock and Cooperation to please present before the House the

report of the Committee. Muhammad Ali Shah Bacha Sahib, please.

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Syed Muhammad Ali Shah Bacha: I rise to present the report of the Standing Committee No. 5 on Agriculture, Live stock and Cooperation Department before the House under rule186 of the Provincial Assembly of N.W.F.P. Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: It stands presented. The sitting is adjourned till 04:00 pm of Monday evening, the 25-01-2010. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 25 جنوری 2010 سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

550 ۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے گورنمنٹ ہائی سیکنڈری سکول تہکال پشاور میں معین الدین (بی پی ایس 19) کی بحیثیت پرنسپل تقرری کی گئی تھی اور چند دن بعد اس کا تبادلہ کر کے اس کی جگہ تاج علی خان (بی پی ایس 18) کو پرنسپل تعینات کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) معین الدین (بی پی ایس 19) کا تبادلہ چارج لینے کے چند دن بعد کیوں کیا گیا، وجوہات بتائی جائیں، نیز ایک جونیئر شخص کو سینیئر پوسٹ پر کیوں لگایا گیا؛

(ii) آیا معین الدین (بی پی ایس 19) کے ساتھ جو زیادتی کی گئی ہے، اس کا ازالہ کرنے کیلئے حکومت تیار ہے اور کب تک، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(i) تاج علی خان کو مورخہ 2 فروری 2009 پر نسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول تہکال تعینات کیا تھا مگر مقررہ معیاد پوری کرنے سے پہلے گوہر علی اور بعد میں معین الدین کو فقط Promotion actualization کیلئے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول تہکال پشاور تعینات کیا گیا، بعد میں تاج علی خان کو دوبارہ حاکم مجاز کی منظوری سے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول تہکال تبدیل کیا گیا۔ تاج علی خان کی بھی بی پی ایس 19 میں ترقی ہوئی ہے۔

(ii) معین الدین کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہے بلکہ اس کو اس کی حیثیت کے مطابق پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کاٹلنگ مردان تعینات کیا گیا ہے۔